انوار خطابت

برائے ذی القعدہ

حصۂ یازدہم

تالیف

مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی

شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ و بانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

ناشر

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج حیدرآباد، الہند

Ph.No:04024469996(6:30 to 10:30 pm)

Website: www.ziaislamic.com

Email:zia.islamic@yahoo.co.in

نام کتاب : انوار خطابت، حصہ یازدہم، برائے ذی القعدہ

تالیف : مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی، شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ
وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

طبع اول : ذی القعدہ 1432ھ، م ستمبر 2011ء

تعداد اشاعت : ایک ہزار (1000)

قیمت : 35 روپے

ناشر : ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن

کمپوزنگ : ابوالبرکات کمپیوٹر سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد دکن فون نمبر: 040-24469996

کتابت : حافظ احمد محی الدین رفیع نقشبندی، محمد عبدالقدیر قادری کامل الفقہ جامعہ نظامیہ

پروف ریڈنگ : مولانا سید واحد علی قادری صاحب، مولانا سید احمد غوری صاحب

ملنے کے پتے :
- جامعہ نظامیہ، شبلی گنج، حیدرآباد دکن
- ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر، مصری گنج، حیدرآباد
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد
- عرشی کتاب گھر، میر عالم منڈی، حیدرآباد
- ابوالبرکات عطریات، روبرو نقشبندی چمن، مصری گنج، حیدرآباد
- مکتبہ فیضان ابوالحسنات، مصری گنج، حیدرآباد
- عرش موبائیل سنٹر، انصاری روڈ، حیدرآباد
- مکتبہ رفاہ عام، گلبرگہ شریف
- تصانیف حضرت بندہ نواز، گیارہ سیڑھی گلبرگہ شریف
- ہاشمی محبوب کتب خانہ، تعظیم ترک مسجد، بیجاپور
- دیگر تاجران کتب، شہر ومضافات

فہرست

حج وعمرہ، فضائل وبرکات

پیش لفظ

الحمدللہ ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر اپنے قیام ہی کے ساتھ مختلف جہات سے علمی خدمات انجام دے رہا ہے، ریسرچ سنٹر کے زیر اہتمام مولانا مفتی حافظ سید ضیاء الدین نقشبندی شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ وبانی ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر کی علمی وتحقیقی کتب کی اشاعت کا حسین سلسلہ جاری ہے، اللہ تعالی نے خادمین علم دین وعلماء شرع متین کے اوقات میں برکت عطا فرمایا ہے، جامعہ نظامیہ کے علماء کرام جامعہ میں تدریسی خدمات انجام دیتے ہوئے دیگر تعلیمی اداروں سے وابستہ ہیں، کسی نے ادارے کی داغ بیل ڈالی ہے تو کوئی کسی ادارہ کی سرپرستی کررہے ہیں، حقیقت میں یہ حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ علیہ الرحمۃ کا فیضان ہے۔

حضرت مفتی صاحب جامعہ نظامیہ میں شیخ الفقہ کے منصب جلیل پر متمکن ہیں، فقہ اسلامی اور دیگر فنون کی امہات الکتب کی تدریس فرماتے ہیں، تدریس کے بعد فارغ اوقات میں تصنیف وتالیف، تحقیق وریسرچ میں مصروف رہتے ہیں، حضرت مفتی صاحب کے خصوصی اسلوب کے سبب آپ کی کتابیں دنیائے علم وفن میں خاص مقام رکھتی ہیں، علم دوست احباب انہیں قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔ مفتی صاحب قبلہ کے کتب چونکہ مدلل اور ہر بات مستند ہوتی ہے اس لئے یہ کتب طلبہ وریسرچ اسکالرس کے لئے ایک رہنما کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اس کتاب سے ریسرچ اسکالرس کو تحقیق کا طریقہ ملتا ہے، خطباء وواعظین کے لئے مواد کی فراہمی کے ساتھ ساتھ خطابت کا سلیقہ معلوم ہوتا ہے، یہ کتاب واعظین وخطباء اور بالخصوص کالجس کے وہ طلباء جو کالجس میں تقاریر کرتے ہیں و نیز مبلغین کے لئے نہایت مفید ہے۔

زیر نظر کتاب "انوار خطابت، حصۂ یازدہم برائے ذی القعدہ" انوار خطابت سیریز کا گیارہواں حصہ ہے، اس کتاب میں مفتی صاحب قبلہ نے چار اہم موضوعات کا احاطہ کیا ہے۔

پہلی تقریر میں آپ نے الکٹرانک میڈیا کے ذریعہ حاصل ہونے والے فوائد بیان کئے اور اس کی تباہ کاریوں سے آگاہ کیا۔ سائنس وٹکنالوجی کے سبب آج انسان ترقی وعروج کی منزلیں طے کررہا ہے، سائنسی علوم اور جدید آلات کا صحیح طور پر استعمال کیا جائے اور اس سے اسلامی پیام کو عام کیا جائے تو وہ قوم وملت کے لئے نفع وراحت کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں، برخلاف اس کے اگر ان کا

صحیح استعمال نہ کیا جائے تو اس کے ذریعہ معاشرہ میں علمی واخلاقی بگاڑ پیدا ہوگا اور لوگ بالخصوص نئی نسل بے حیائی وبے راہ روی کا شکار ہوگی، مفتی صاحب قبلہ نے ریڈیو، ٹی وی اور انٹرنٹ کے ذریعہ پھیلنے والی خرابیوں اور بے حیاؤں سے متنبہ کیا اور نئی نسل کو ان وسائل کے غلط استعمال سے روکنے کی فکردی اور اس کو روکنے کے لئے والدین کی ذمہ داری کو بیان کیا۔

دوسری تقریر میں حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور حالات بیان کئے، آپ کی تعلیمات مبارکہ سے روشناس کروایا۔عقائد میں پختگی اور اعمال میں درستگی کے لئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قیمتی نصائح وارشادات کوذکرفرمایا اور آپ کی زندگی سے اہل اسلام کو کیا پیغام پہنچتا ہے اُسے واضح کیا۔

تیسری تقریر میں زیارت روضۂ اطہر کے فضائل وآداب بیان کئے-زیارت مقدسہ کے فضائل پر متعدداحادیث جمع فرمائیں اور ان کی قوت وصحت کوآشکارکرنے کے لئے ائمہ ومحدثین کے اقوال ذکر کئے-بالخصوص آپ نے زیارت کی نیت سے مدینۂ منورہ حاضر ہونے پر احادیث شریفہ میں جو بشارتیں وارد ہیں انہیں بیان کیا، اورآداب زیارت کے سلسلہ میں حضرات صحابۂ کرام وتابعین عظام کےعمل کا نمونہ نقل فرمایا۔نیز بارگاہ اقدس میں دوسروں کی جانب سے سلام پیش کرنے کی دلیل، مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرنے کی فضیلت اور وہاں چالیس نمازیں پڑھنے کی برکت کو احادیث صحیحہ سے بیان فرمایا ہے۔

چوتھی تقریر میں حج وعمرہ کے فضائل وبرکات قرآن کریم واحادیث شریفہ کی روشنی میں بیان فرمائے، اس عنوان کے تحت آپ نے حج کی فرضیت وفضیلت، حجاج ومعتمرین پر ہونے والی خصوصی نوازشات بیان کئے، حج کے ظاہری وباطنی فوائدکوجمع فرمایا۔نیز جولوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج ادانہیں کرتے انہیں حج کی تشویق وترغیب دی اور اس عظیم فریضہ کو بلاعذر ترک کرنے والوں کے حق میں وارد وعید بیان کی۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ حضرت مفتی صاحب قبلہ کی خدمات کوقبول فرمائے اور اس گلدستۂ خطابت کی مہک سے ساری ملت کومہکائے۔آمین۔

شعبۂ نشرواشاعت:ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر

الکٹرانک میڈیا اور اس کی تباہ کاریاں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنْ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنْ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنْ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنْ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنْ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ .صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

برادران اسلام !اللہ سبحانہ وتعالیٰ ساری کائنات کا خالق ومالک ہے اور تمام عوالم اسی کے تابع وفرمانبردار ہیں ، رب العالمین نے اپنی تمام مخلوق میں انسانوں پر خصوصی سرفرازی فرمائی ،انہیں ساری خلقت میں مکرم بنایا اوراشرف المخلوقات کا اعزاز عطا فرمایا۔

بندگانِ خدا پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے خالق ومالک کی ذات پر ایمان لائیں،اس کے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو تسلیم کریں!اوراپنی زندگی کے ہر لمحہ اور ہر سانس کو ان کی اطاعت کے لئے وقف کردیں،ان کے احکام پر عمل کریں اور منکرات وممنوعات سے اجتناب کریں، چونکہ حق تعالیٰ اپنے بندوں کو برائیوں سے بچنے کا حکم فرمایا ہے،جیسا کہ ابھی خطبہ میں تلاوت کی گئی' آیت مبارکہ میں ارشاد ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَھَرَ مِنْھَا وَمَا بَطَنَ

اور بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی مت جاؤ! چاہے وہ ظاہری ہوں اور پوشیدہ۔

(سورۃ الانعام۔151)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

اس آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

"ولا تقربوالفواحش"	اور بے حیائی کے کاموں سے مراد کبیرہ گناہ
کبائر الذنوب والزنا	اور زنا کاری ہے خواہ وہ ظاہری ہوں، جو علانیہ
"ماظھر منھا" من افعال	طور پر ظاہری اعضاء وجوارح سے صادر ہوتے
الجوارح علانیۃ	ہیں؛ان کے قریب مت جاؤ!اور نہ ان برائیوں
و"مابطن" یعنی افعال	کے جو پوشیدہ طور پر سرزد ہوتی ہیں یعنی وہ گناہ جو
الجوارح سرا وافعال	اعضاء سے مخفی طور پر اور دل سے سرزد ہوتی
القلوب من النفاق	ہیں،جیسے نفاق وغیرہ دل کی برائیوں اور نفس کی
وغیرہ ورذائل النفس	بری خصلتوں کے قریب بھی مت جاؤ!

(التفسیر المظھری،سورۃ الانعام۔151،ج3ص304)

معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے ہمیں برائیوں کا ارتکاب تو درکنار،ان کے قریب بھی جانے سے منع فرمایا،اس حکم خداوندی کو بجالاتے ہوئے بندگانِ خدا پر لازم ہے کہ وہ ہر برائی سے پرہیز کریں اور اپنی علمی وفکری،قولی وفعلی اور ظاہری وباطنی تمام تر صلاحیتوں کو اپنے پروردگار کے حکم کا پابند اور فرمان کا تابع بنائے رکھیں،انہی صلاحیتوں میں ایک بڑی صلاحیت علم ہے،رب قدیر نے خاص طور پر انسان کو علم کی عظیم صلاحیت سے بہرہ اندوز فرمایا ہے،دینی علم ہو یا دنیوی علم،ہر مومن کو چاہئے کہ اس کی قدر کرے اور احکام شریعت کے مطابق اس سے استفادہ کرے۔

﴿سائنس اور ٹکنالوجی میں انسان کی ترقی﴾

گزشتہ چند دہائیوں میں انسان نے سائنس اور ٹکنالوجی میں غیر معمولی ترقی کی ہے، اس نے حیرت انگیز ایجادات اور دم بخود کردینے والے انکشافات کئے ہیں؛ جیسے ریڈیو، ٹی وی، کمپیوٹر، موبائل فون، ویڈیو گیم اور انٹرنٹ وغیرہ۔

﴿جدید ایجادات اور فوائد﴾

اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ان جدید ایجادات کی وجہ سے انسانی زندگی میں بہت سی سہولتیں فراہم ہوئیں، بطور خاص ابلاغ وترسیل اور خبر رسانی کے ایک سے زائد آسان ترین اور سہولت بخش طریقے حاصل ہوئے، الکٹرانک میڈیا ٹی وی' انٹرنٹ وغیرہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس کے ذریعہ لمحہ بھر میں ایک شخص اپنا پیغام ساری دنیا کو سناتا ہے، ان وسائل کے ذریعہ اسلام کی اشاعت وتبلیغ بھی کی جارہی ہے، اسلامی تعلیمات کو عام کیا جارہا ہے۔

اس سہولت کی وجہ سے مشرق ومغرب، شمال وجنوب میں رابطہ رکھنے کے لئے کوئی مسئلہ نہیں رہا، عصری ٹکنالوجی کے سبب تمام دوریاں ختم ہوگئیں، ملک علٰحدہ اور علاقہ دور ہونے کے باوجود ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آمنے سامنے معاملات ہورہے ہیں۔

اسی عالمی ارتباط کی وجہ سے تجارتی تعلقات بھی ایک علاقہ اور ایک ملک سے نکل کر عالمی حیثیت اختیار کرچکے ہیں، سرمایہ کاروں کے لئے دنیا کی تمام کمپنیوں کی تفصیلات، اسکیمس اور شرائط نظروں کے سامنے ہیں، عالمی طور پر یہ سہولت فراہم ہے کہ

وہ جس تجارت میں چاہیں سرمایہ مشغول کریں' لیکن ایک مسلمان کے لئے یہ معلوم کرلینا ضروری ہے کہ اس کے ذریعہ کئے جانے والے کونسے معاملات جائز ہیں اور کونسے ناجائز ہیں' انٹرنٹ کے ذریعہ یہ بھی فائدہ ہے کہ مال وزر کے تبادلہ کی صعوبتیں بھی باقی نہ رہیں، اس کے تبادلہ کے لئے نہ سفر کے اخراجات برداشت کرنے کی ضرورت ہے اور نہ دوران سفر مال کے ہلاک ہونے اور ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

﴿میڈیا کا استعمال' مقاصد پر موقوف﴾

حضرات! الکٹرانک میڈیا کے یہ فوائد ضرور ہیں، لیکن ان سے بڑھ کر اس کے نقصانات ہیں اور آئے دن اس کے تباہ کن نتائج ہمارے سامنے آرہے ہیں، ریڈیو، ٹی وی، موبائل فون اور انٹرنٹ کے ذریعہ ابلاغ وترسیل کے امور تیز ترین ہوچکے ہیں، یہ ایسے ذرائع ہیں جن کا استعمال' مقاصد پر موقوف ہوتا ہے، اگر انہیں خیر کیلئے استعمال کیا جائے تو ضرور یہ خیر وبھلائی کے مفید ذرائع ثابت ہوتے ہیں اور انہیں شر کے لئے استعمال کیا جائے تو یہی شر وبرائی کے وسائل قرار پاتے ہیں۔

﴿الکٹرانک میڈیا کا دوسرا رخ﴾

جس قدر تیزی کے ساتھ یہ ذرائع امور خیر میں استعمال کئے جاسکتے ہیں اور کئے جارہے ہیں، معاشرہ کی اصلاح کے لئے باعث استفادہ سمجھے جارہے ہیں اور اقدار انسانی کی حفاظت کے لئے کارآمد ثابت ہورہے ہیں، اسلامی معلومات دنیا کے کئی ممالک میں پہنچائی جارہی ہیں، اس کا انکار نہیں کیا جاسکتا لیکن اسلام دشمن طاقتیں اور انسانیت سوز عناصر اس سے کئی گنا زیادہ اسے بداخلاقی وبدکرداری کی اشاعت کے لئے

استعمال کررہے ہیں، آج دنیا میں الکٹرانک میڈیا کے ذریعہ اخلاق سوز لٹریچر عام کیا جارہاہے، فحاشی وبے حیائی کی ترویج کی جارہی ہے، عریانیت کا ننگا ناچ ہورہاہے۔

برادران اسلام! الکٹرانک میڈیا کے آنے سے یہ غلغلہ مچا کہ دنیا سمٹ کر ایک گاؤں کی طرح ہوگئی ہے۔ یقیناً یہ بات درست ہے، مگر انسانی معاشرہ نے اس سے کیا فوائد حاصل کئے؟ اس کے ذریعہ جس قدر دین کی اشاعت ہورہی ہے، اسلامی معلومات ہورہی ہیں، اس سے کئی درجے زیادہ ان ذرائع سے نہ صرف اسلام کو نقصان پہنچایا جارہا ہے بلکہ ایک مہذب ومتمدن معاشرہ کو تباہ کیا جارہاہے، اس کی وجہ سے تو مغربی تہذیب عام ہوئی، جن لوگوں کے پاس مغربی تہذیب کے جراثیم پہنچے نہیں تھے؛ ایسے لوگ بھی میڈیا کے سبب بآسانی مغربی ماحول سے متاثر ہورہے ہیں، الکٹرانک میڈیا کے بے ہنگم اور غیر معمولی پھیلاؤ کے سبب اس کے معدودے چند فوائد سے قطع نظر بہت سارے نقصانات ہوئے ہیں، صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ سارا انسانی معاشرہ تباہ ہورہا ہے، پاکیزہ تہذیب آلودہ ہورہی ہے، صالح معاشرہ متاثر ہورہاہے، عمدہ سوسائٹی کا اخلاقی معیار پستی سے دوچار ہورہاہے اور اسی میڈیا کے سبب انسان کی فکری یکسوئی پراگندگی وانتشار میں تبدیل ہوتی جارہی ہے۔

حضرات! واضح رہے کہ الکٹرانک ذرائع ابلاغ میں سے ہر ذریعہ اپنے دائرہ میں فائدہ مند ثابت ہونے سے زیادہ نقصاندہ اور تباہ کن ثابت ہورہاہے، گلوبلائزیشن کے اس دور میں ان الکٹرانک ذرائع کی تباہ کاریوں سے بچنا ایک صالح معاشرہ اور پاکیزہ سوسائٹی کے لئے ناگزیر ہے۔

﴿ ریڈیو کی تباہ کاری ﴾

ریڈیو کا استعمال ٹی وی اور انٹرنٹ کے عام ہونے کے بعد ختم ہوتا نظر آ رہا تھا لیکن آج کل اسے دوبارہ استعمال کیا جانے لگا ہے، ریڈیو کی مقبولیت تقریباً مما لک میں دکھائی دیتی ہے۔

حضرات! عموماً آدمی جب فرصت میں ہوتا ہے، جیسے بس یا ٹرین میں سفر کررہا ہو یا طویل وقت کے لئے کہیں بیٹھا ہو، تو ایسے وقت ریڈیو کا استعمال کیا جاتا ہے چونکہ ریڈیو کم قیمت میں بآسانی میسر آتا ہے، اس لئے کوئی شخص بھی اُسے حاصل کرلیتا ہے، ریڈیو کے ذریعہ قرآن کریم کی قراءت، نعت پاک اور اسلامی معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں لیکن مختلف مواقع پر نوجوان اپنے بے بہا اوقات کو "وقت گزاری" کے نام پر ریڈیو چیانلس میں صرف کررہے ہیں، جبکہ وقت وہ قیمتی شیء اور عظیم دولت ہے جس کی حفاظت کے لئے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو بطور خاص توجہ دلائی، جیسا کہ صحیح بخاری شریف میں روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ : نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ ، الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ .	سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان سے غفلت میں رہتے ہیں: (1) تندرستی اور (2) فرصت۔

(صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب ما جاء فی الرقاق وان لا عیش اِلا عیش

الآخرۃ. حدیث نمبر 6412۔زجاجۃ المصابیح، ج4، کتاب الرقاق، ص148)

حدیث پاک میں مذکور کلمہ "**مغبون**" کے دومعانی بتلائے گئے ہیں، ایک یہ کہ ان دونعمتوں سے متعلق بہت سے لوگ نقصان وخسارہ میں ہیں کہ اُن نعمتوں سے جیسا استفادہ کرنا چاہئے نہیں کرتے ،فرصت کے بیش قیمت لمحات کوضائع کرتے ہوئے نقصان وزیاں سے دوچار ہوتے ہیں۔

حدیث پاک کا دوسرا مفہوم یہ ہے کہ بہت سے لوگ اُن نعمتوں سے غفلت کا شکار ہیں، اُنہیں اُن عظیم نعمتوں کے نعمت ہونے کا بھی احساس نہیں، تبھی تو وہ ان اوقات کو بے سود وبے فائدہ گانے بجانے کی چیزیں سننے میں صرف کرنے کے لئے تیار ہیں؛ حالانکہ گانا بجانا' اس کا سننا سنانا اور اپنے قیمتی وقت کوضائع کرنا شریعت میں ممنوع ہے، آج معاشرہ سے ان غفلت کے پردوں کو اٹھانا بے حدضروری ہے۔

﴿ٹی وی چیانلس کی تباہ کاری﴾

حضرات! اس حقیقت کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ٹی وی چیانلس کے ذریعہ لوگوں کو اسلامی معلومات ہورہی ہیں، بعض چیانلس مکمل اسلامی چیانلس ہیں اور بعض چیانلس کچھ اسلامی پروگرامس کرتے ہیں، جن کے ذریعہ مضمون واری معلومات ، خصوصی مواقع پر پروگرامس بطور خاص سوال وجواب کے پروگرامس براہ راست کئے جاتے ہیں جو یقیناً اہل اسلام کے لئے مفید وسودمند ہیں اور دیگر اقوام تک اسلامی پیغام پہنچانے کا بڑا ذریعہ ہیں، لیکن اس کا فیصد نہایت ہی کم ہے، ان اسلامی چیانلس اور عریانت والے چیانلس کے درمیان کوئی نسبت ہی نہیں اس لئے کہ ٹی وی چیانلس کا ایک طویل سلسلہ ہے، جس کی ہر کڑی عریانیت کے زنگ سے آلودہ ہے، فحاشی کی آلائش

میں ملوث ہے، الکٹرانک میڈیا کا ہر فلم' ہر ڈرامہ اور ہر پروگرام اجنبی لڑکے اور لڑکی کی محبت اور ان کے درمیان تعلقات کے گرد گھومتا ہے، اس کی وجہ سے معاشرہ میں جنسی انتشار پھیل چکا ہے اور ٹی وی چیانلس کے سبب ہی ملت کے نوجوانوں کی کردار کشی ہورہی ہے، بات یہیں ختم نہیں ہوتی بلکہ ٹی وی کے ان پروگراموں میں جھوٹ، غیبت ،کینہ وحسد پر مبنی ڈرامے اور کردار پیش کئے جاتے ہیں، جو غیر محسوس انداز میں دیکھنے والوں کے دل ودماغ میں رچ بس جاتے ہیں۔

ان فلمی اور ڈرامائی پروگراموں میں اس سے بڑھ کر اور کیا خرابی و برائی ہو کہ رکیک انداز میں اسلامی عقائد پر حملہ کیا جاتا ہے، ان میں شرکیہ مضامین کو شامل کیا جاتا ہے، اقدار اسلامی کی اہمیتوں کو گھٹایا جاتا ہے، قرآن وسنت کی روشنی میں مرتب کردہ شرعی مسائل پر کلام کیا جاتا ہے اور ٹی وی دیکھنے والے ان فلموں اور پروگراموں میں اس قدر محو اور منہمک رہتے ہیں کہ وہ اس بات کی بھی فکر نہیں کرتے کہ ان کے ایمان وعقیدہ کے ساتھ کس طرح کھلواڑ کیا جارہا ہے، نتیجۃً ہمارے بھائی بہن انہی فلمی اور ڈرامائی ماحول سے متاثر ہوتے دکھائی دے رہے ہیں، اپنے رہن سہن اور چال ڈھال میں اسی رنگ کو اپنا رہے ہیں اور ان میں پیش کئے جانے والے نظریات کے سبب اپنے عقیدہ وعمل ہر دو کو کمزور و کوتاہ کرتے نظر آرہے ہیں۔

یہ فلم بینی کی ہی خرابی ہے کہ ملت کے نوجوان اپنا چہرہ اپنا لباس اور اپنے بال فلمی ایکٹرس کی طرح رکھتے نظر آرہے ہیں، حالانکہ فکر تو یہ ہونی چاہئے تھی کہ ہمارا لباس ہو تو ایسا کہ جس میں پرہیزگاری کے آثار موجود ہوں، ہم داڑھی رکھیں' بال بنائیں اور مانگ جمائیں تو اس طرح کہ وہ سنت نبوی کے انوار سے روشن ہوں، چونکہ رب العالمین نے

ہدایت اور کامیابی کا معیار ذات رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اسوۂ حسنہ کو قرار دیا ہے، آپ کی دلنواز اداؤں کو پسند فرمایا اور بندوں کو انہیں اپنانے کا حکم فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہورہا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات میں بہترین نمونہ ہے۔

(سورۃ الاحزاب۔21)

اللہ تعالی ہمارے عقیدہ وعمل اور اخلاق کی حفاظت فرمائے!

﴿ کارٹون چیانلس، کمسن بچوں کے لئے تباہ کن ﴾

کارٹون چیانلس جو محض کمسن بچوں کے لئے لانچ کئے جاتے ہیں اور بچے ان چیانلس کو دلچسپی سے دیکھا کرتے ہیں۔ اُن میں بھی لڑکا لڑکی کے فاسد کردار دکھائے جاتے ہیں، کم عمری ہی میں جنسی فکر دینے والی نامناسب تصویریں بتلائی جاتی ہیں، جبکہ بچپن وہ سنہرا دور ہے کہ بچہ جو منظر دیکھتا ہے وہ اُس کے دل میں گھر کرجاتا ہے اور اس کے دماغ میں مرتسم ہوجاتا ہے، وہ جو الفاظ سنتا ہے اُنہیں دہرانے لگتا ہے، حالانکہ وہ اس بات کی تمیز نہیں کرسکتا کہ جس چیز کو وہ دہرارہا ہے، اس میں ایسی باتیں اور افکار بھی ہوتے ہیں جو اسلامی عقائد کے سراسر خلاف ہیں اور ہمارے معاشرہ کو اتنی فرصت نہیں کہ اپنے نونہالوں کی طرف توجہ کرے اور ان کے دین اور آخرت کی فکر کرے!

جبکہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کمسن بچوں کے لئے احتیاطی تدابیر کا حکم فرمایا، لڑکپن ہی سے اُن کا بستر علحدہ کرنے کی تاکید فرمائی' جیسا کہ اس سلسلہ میں حدیث پاک وارد ہے:

مُـرُوا اَوْلادَكُـمْ بِـالـصَّلاةِ وَهُمْ اَبْـنَـاءُ سَبْـعِ سِنِيـنَ وَاضْرِبُوهُمْ عَـلَيْهَـا وَهُـمْ اَبْـنَاءُ عَشْرِ سِنِينَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ.

تم اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو! جبکہ ان کی عمر سات سال ہو اور اس میں کوتاہی پر انہیں سزادو! جبکہ ان کی عمر دس سال ہو اور ان کے بستروں کو علحدہ کردو!۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ ص 71، باب متی یؤمر الغلام بالصلاۃ، حدیث نمبر:495)

حضرات! ہمیں اس حدیث پاک سے یہ روشنی مل رہی ہے کہ ہم اپنے بچوں کی طرف بچپن ہی سے توجہ کریں، ان کے عقیدہ وایمان کی تربیت کریں اور حسن عمل واخلاق حسنہ کی تعلیم دیں اور اسلامی معاشرہ کے لئے یہ بات انتہائی ضروری ہے کہ بہترین اخلاق کی تربیت کے ساتھ بچوں کو مذموم اخلاق اور بری عادات سے دور رکھا جائے، انہیں جنسی بے راہ روی، بدنگاہی اور فلم بینی سے کلیۃً بچایا جائے، اگر بچے بدنگاہی بالخصوص فلم بینی میں مبتلا ہوجائیں تو ان کا دینی نقصان تو یقیناً ہوگا اور انکا باطن داغدار ہوجائے گا، لیکن اس کے ساتھ یہ بچے معاشرہ کی نظروں میں بھی بے وقعت ہوجائیں گے۔

کمسنی کے اس دور میں اگر ہمارے نونہال کارٹون پروگرامس کے ذریعہ جنسی فکر سے کسی قدر آشنا ہوجائیں یا نیم عریاں لباس سے بھی مانوس ہوجائیں تو یہ بعید نہیں کہ وہ بڑے ہونے اور سن بلوغ کو پہنچنے تک تباہی کے دہانے پر پہنچ چکے ہوں گے، گویا یہ کونپل کلیاں پھول بننے سے پہلے ہی مرجھا جائیں گی اور اپنی خوشبو سے محروم ہوجائیں گی۔

﴿ٹی وی چیانلس گھریلو خواتین کے لئے تباہ کن﴾

برادران اسلام! بعض چیانلس پر خواتین کے لئے خصوصی پروگرامس پیش کئے جاتے ہیں لیکن الکٹرانک میڈیا میں گھریلو خواتین کے اخلاق کو بگاڑنے کے لئے بھی خصوصی

سامان مہیا ہوتا ہے، مختلف چینلس پر کئی ایک ایسے پروگرام چلتے ہیں جن میں گھریلو خواتین کا کردار پیش کیا جاتا ہے، گھر کے اندرونی حالات بتلائے جاتے ہیں، ان پروگراموں میں زن وشو کے درمیان تعلقات کی کشیدگی اور ساس، بہو کے درمیان تلخیاں پیش کی جاتی ہیں، ان میں اجنبی مَردوں کو دکھایا جاتا ہے اور بے پردگی کے ماحول کو پیش کیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ ایسے کردار ہیں؛ جنہیں مذہب اسلام نے کبھی روا نہیں رکھا اور ڈرامہ اس وجہ سے ممنوع ہے کہ وہ حقیقت نہیں محض نقل اور دکھاوا ہے۔

ان پروگراموں کی صرف یہی خرابی ہوتی تب بھی اسلامی معاشرہ کی تباہی کے لئے کافی ہے، لیکن اس سے زیادہ تباہ کن بات یہ ہے کہ گھر میں رہنے والی خاتون (House wife) اپنے آشیانہ میں بیٹھ کر ذہن وفکر بگاڑنے والے پروگرامس دیکھ رہی ہے، جو خاتون اپنے شوہر کی اطاعت اور ساس کا احترام کرنا ہی جانتی تھی، وہ شوہر کی نافرمانی اور ساس کی اہانت کرنے سے آشنا ہوچکی ہے، جو کسی کو "اُف" نہیں کہتی تھی، آج الکٹرانک میڈیا سے نشر کردہ گھریلو پروگرامس کی بدولت بحث ومباحثہ کے لئے تیار اور جھگڑا وخصومت پر آمادہ ہے۔

جو خواتین گھر میں پردہ نشین رہنے کو ترجیح دیتی تھیں، اُنہیں الکٹرانک میڈیا نے بے پردگی کی فکر دی اور مساوات وآزادئ نسواں کے نام پر حیا سے دور اور پردہ سے عاری کردیا۔

ہمارے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ماؤں اور بہنوں کی فکری اور اخلاقی حالت کو اسلامی تعلیمات کے مطابق برقرار رکھنے کے لئے بے حیائی والے ٹی وی چینلس سے احتیاط کرنے کی تاکید کریں۔

❖❖

﴿نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے ٹی وی چیانلس کی تباہ کاری﴾

برادران اسلام! کسی قوم کا اثاثہ اس کی نوجوان نسل ہوتی ہے، کیونکہ کمسن بچے مستقبل میں تو بہت کچھ کر سکتے ہیں، لیکن کمسنی میں طاقت وصلاحیت نہیں رکھتے، عمر رسیدہ حضرات تجربے ضرور رکھتے ہیں لیکن بتقاضۂ عمر کسی بڑے کام کی انجام دہی سے قاصر رہتے ہیں، قوم کے نوجوان ہی اس کی مکمل طاقت ہیں کہ کسی مہم کو سرانجام دیں، مشکل ترین نشانہ تک پہنچنا اُن کے لئے کوئی مشکل نہیں، موسم سرما کی ٹھنڈک وسردی یا موسم گرما کی حرارت وسوزِش اُن کی ہمت وحوصلہ کو کم نہیں کرتی، رات کی تاریکی یا ہواؤں کی سختی سے اُن کے پایۂ استقامت میں فرق نہیں آتا، لیکن یہی نوجوان نسل اگر اپنی ذمہ داریوں سے بے بہرہ ہوجائے تو پھر قوم کا کیا انجام ہوگا؟

ٹی وی چیانلس میں نوجوانوں کے لئے اخلاقی تباہ کاری کا مکمل سامان موجود رہتا ہے، عموماً ان میں نوجوانوں کی بے راہ روی اور آزادی پر مبنی ڈرامے پیش کئے جاتے ہیں' جوان لڑکے اور لڑکیوں کے لئے ٹی وی کی سہولت فراہم کرنا، انہیں فلم بینی کا عادی بنانا گویا انہیں بے حیائی اور برائیوں کا عادی بنانا اور بے راہ روی کے طریقے سکھانے کے برابر ہے۔

﴿بدنظری وبے حیائی سے اجتناب' حکم خداوندی﴾

ڈرامے اور فلمیں ہوں یا ایڈوَرٹائز اور نیوز، ان ٹی وی چیانلس پر اجنبی لڑکیاں بن سنور کر، عریاں یا نیم عریاں مناظر میں دکھائی جاتی ہیں' شاید کوئی لمحہ ٹی وی اسکرین اس بے حیائی سے خالی رہتا ہو۔ حالانکہ اللہ تعالی نے قرآن کریم میں بدنظری سے بچنے کا حکم فرمایا' ارشاد الٰہی ہے:

قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ .
(سورۃالنور۔30)

اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم !ایمان والے مردوں سے فرمادیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں!۔

بطورخاص خواتین کو بدنظری سے بچنے اوراپنی نگاہیں نیچی رکھنے کے لئےعلٰحدہ ارشادفرمایا :

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ .

اوراے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم !ایمان والی عورتوں سے فرمادیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اوراپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں!۔

حضرات !بے حیائی اور بدکاری سے بچنے سے متعلق حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد مرتبہ حکم فرمایا،مختلف انداز میں اس سے احتیاط واجتناب کی ہدایت دی،جیسا کہ مسند امام احمد میں حدیث پاک ہے :

عَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم - قَالَ لِكُلِّ بَنِى آدَمَ حَظٌّ مِنَ الزِّنَا فَالْعَيْنَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْيَدَانِ تَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلاَنِ يَزْنِيَانِ وَزِنَاهُمَا الْمَشْىُ وَالْفَمُ يَزْنِى وَزِنَاهُ الْقُبَلُ وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا میں انسان (کے ہرعضو) کا حصہ ہوتا ہے،آنکھیں زنا کرتی ہیں اور ان کا زنا ''دیکھنا'' ہے،ہاتھ زنا کرتے ہیں اوران کا زنا ''پکڑنا اور گرفت کرنا'' ہے، پیر زنا کرتے ہیں اوران کا زنا ''چلنا'' ہے، منہ زنا کرتا ہے اس کا زنا ''بوس وکنار'' ہے، دل خواہش کرتا اور تمنا وآرزو کرتا ہے ،جبکہ شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی (ہوئی زنا میں مبتلا ہوتی) ہے یا اسے جھٹلاتی ہے۔یعنی زنا سے بازرہتی ہے۔

(مسند الامام احمد، حدیث نمبر 8752)

﴿نوجوانوں کو بے حیائی سے بچانا' ناگزیر﴾

ایک نوجوان فطری طور پر صنف نازک کی طرف مائل رہتا ہے، جب اُس کی نظر کے سامنے یہ منظر آتا ہے تو اس کی ذہنی کیفیت متاثر ہوجاتی ہے، ٹی وی چیانلس کے یہ فحش مناظر دن میں کئی مرتبہ اس کے ذہن ودماغ پر حملہ کرتے ہیں اور روز بروز ایسے حیاسوز حملوں سے اس کی حیا جیسی عظیم خصلت کالعدم ہوجاتی ہے اور انہی شرم وحیا سے عاری فحش مناظر کو وہ اپنے سکون کا سامان اور دل لگی کا ذریعہ سمجھ بیٹھتا ہے۔

دختران ملت کو زیور حیا سے آراستہ کرنا اور نواجونان امت کو صفت حیا سے مزین کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے، خاص طور پر ان کے عقیدہ کی اصلاح اور عمل کی تربیت کے لئے ہمیں خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

﴿انٹرنٹ کے فوائد﴾

حضرات! انٹرنٹ ترقی یافتہ ذرائع ابلاغ کا ایک بڑا ذریعہ ہے، دنیا کے کسی بھی علاقہ کے باشندگان سے رابطہ کرنا، میسیج دینا، انکی تعلیم وتربیت کرنا، بین الاقوامی سطح پر کاروبار وبزنس کرنا، انٹرنٹ کے ذریعہ انجام دیا جارہا ہے ونیز بنکوں اور تجارتی اداروں کا باہم عالمی پیمانہ پر ربط وضبط، انٹرنٹ کے ذریعہ قائم ہوتا ہے، علاوہ ازیں آدمی ایک مقام پر بیٹھ کر انٹرنٹ پر موجود دنیا کی تمام لائبریریوں کا مطالعہ کرتا ہے، اس طرح انٹرنٹ کے کئی انفرادی، اجتماعی، تعلیمی ومعاشی فوائد ہیں بلکہ یہ ایک عالمی ضرورت بن چکا ہے۔

انٹرنٹ پر بہت ساری اسلامی ویب سائٹس ہیں جن کے ذریعہ اسلامی

مضامین، دینی کتب کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے، شرعی احکام ومسائل معلوم کئے جاسکتے ہیں۔

مرکز علم وادب جامعہ نظامیہ کی ویب سائٹ www.Jamianizamia.org

ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سنٹر کی ویب سائٹ www.ziaislamic.com اور دیگر اسلامی ویب سائٹس ہیں، ملت کے لئے استفادہ کا یہ زریں موقع ہے اوراس موقع سے یقیناً سینکڑوں ممالک کے کروڑوں افراد فائدہ اٹھارہے ہیں۔

انٹرنٹ کے نقصانات

انٹرنٹ کے ان وسیع فوائد کے باوجود یہ بے حیائی وفحاشی کا ایک غیر معمولی اور بڑا ذریعہ بن چکا ہے، انٹرنٹ کے ذریعہ ایک لڑکی اجنبی لڑکے سے بے تکلف تعلق قائم کرتی ہے اور ایک لڑکا اجنبی لڑکی سے بآسانی ربط پیدا کرلیتا ہے، ای میل اور چیاٹنگ سے دونوں کے تعلقات بڑھتے جاتے ہیں۔افسوس کی بات یہ ہے کہ افراد خاندان بھی اس قدر تفصیل سے واقف نہیں ہوتے؛ جس قدر تفصیلات سے یہ دواجنبی ایک دوسرے سے واقفیت حاصل کرتے ہیں، جبکہ اسلام نے اجنبی لڑکا لڑکی کی گفتگو کو ممنوع ٹھہرایا ہے، کلام سے پہلے سلام کا درجہ ہے، لیکن نوجوان لڑکی کو سلام کرنے سے فقہاء کرام نے منع کیا ہے، محض اس لئے کہ فتنہ کا دروازہ کھلنے نہ پائے۔

یادرہے کہ عورت کواپنی آواز بھی پردہ میں رکھنی چاہئے، لیکن وائس چیاٹنگ(voice chatting) کے ذریعہ اجنبی لڑکا لڑکی ایک دوسرے کی آواز بے تکلف سنتے ہیں اور باہم گفتگو کرنے میں اُن کے لئے حیامانع نہیں ہوتی۔

یہی نہیں چیاٹنگ کے دوران ویب کیم(web cam) کے ذریعہ یہ دونوں ایک دوسرے کو بے محابا دیکھتے ہیں، حیا کی چادر تارتار ہوئی جاتی ہے، لیکن ان کی نگاہیں

نیچی نہیں ہوتیں، ہائے افسوس اس استعمال پر!!، انٹرنٹ کے اس بدترین طریقۂ استعمال سے تو بادیہ نشینی بہتر ہے، اس طرح کے ترقی یافتہ افراد سے دیہات کے سادہ لوح افراد کئی درجہ بہتر ہیں۔

﴿موبائل کی تباہ کاری﴾

اسی طرح موبائل فون کے ذریعہ ویڈیو کالنگ کی مدد سے ایک دوسرے کو دیکھا جارہا ہے، اُس کے لئے نہ کمپیوٹر سسٹم ولَیپ ٹاپ کی ضرورت ہے اور نہ کسی دیگر کنکشن کی، جبکہ بدنظری وبدنگاہی سے متعلق وعیدیں آئی ہیں، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہا آگاہ فرمایا۔

کنز العمال وغیرہ میں حدیث شریف ہے :

لتغضن أبصاركم ولتحفظن فروجكم ولتقيمن وجوهكم أو ليكسفن وجوهكم (الطبراني عن أبي أمامة)

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ضرور اپنی نگاہوں کو نیچی رکھو اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو !اور تم اپنے چہروں کو درست رکھو ورنہ اللہ تعالی تمہارے چہروں کو بدل دے گا۔

(المعجم الکبیر للطبرانی ، حدیث نمبر - 7746۔جامع الاحادیث، حرف اللام، حدیث نمبر:18309 ۔کنز العمال، حدیث نمبر:13082)

نیز بدنظری کی وعید کے سلسلہ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

مَنْ نَظَرَ إِلَى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ أَجْنَبِيَّةٍ عَنْ شَهْوَةٍ صُبَّ فِي عَيْنَيْهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَة. جوکوئی شہوت کے ساتھ کسی اجنبی عورت کے مقاماتِ زینت کو دیکھتا ہے تو قیامت کے دن اس کی آنکھوں میں سیسہ پگلا کرڈالا جائے گا۔

(الھدایۃ، کتاب الکراھیۃ، ج4،ص458)

مذکورہ احادیث شریفہ میں غیر مرد کے اجنبی عورت کو دیکھنے پر جو وعیدیں آئی ہیں وہ عورت کے حق میں بھی ہیں کیونکہ اگر وہ اجنبی مردوں کے سامنے اپنے محاسن کو ظاہر کرتی ہے اوران کو دیکھنے کا موقع دیتی ہے تو وہ بھی وعید اور سزا کی مستحق ہے۔

برادران اسلام !انٹرنٹ چیاٹنگ اور وائس چیاٹنگ کے ذریعہ لڑکا لڑکی کے درمیان قائم ہونے والے یہ تعلقات اس قدر قوی اور مستحکم ہوجاتے ہیں کہ نوبت میل ملاپ سے لے کر جنسی تعلقات تک پہنچ جاتی ہے، جو معاملہ غیر شرعی طریقہ پر وقت گزاری اور دل لگی سے شروع ہوا تھا اس کی انتہاء سنگین طور پر شرعی حدود کی پامالی اور اسلامی قانون کی حد درجہ خلاف ورزی پر ہوتی ہے۔

اجنبی لڑکیوں اور لڑکوں کا آپس میں جنسی تعلقات رکھنا خواہ کسی نوعیت سے بھی ہوں سخت ناجائز وشدید حرام ہے، محبت کے نام پر شریعت کو پامال نہیں کیا جاسکتا آزادی کے نام پر بے راہ روی کو اختیار نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی قوانین اسلامیہ واحکام شرعیہ کے حدود کو توڑا جاسکتا ہے، ارشاد رب العزت ہورہا ہے:

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ- یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدیں ہیں، تم ان سے آگے نہ بڑھو! اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

(سورۃ البقرۃ۔229)

حضرات! مغربی ممالک نے باہمی تعلقات میں جنسی بے راہ روی وعریانیت انتہائی عام کردی ہے۔جس طرح تمام افراد خاندان خورد ونوش کے لیے ایک دسترخوان پر جمع ہوتے ہیں، اسی طرح دوسرے جنسی امور کی تکمیل کے لیے ان کی تہذیب میں ایک دوسرے کے سامنے ہونا کوئی عیب وعار نہیں سمجھا جاتا۔

حضرات! اگر ہم اپنی اولاد کو دل کا سکون اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنانا چاہتے ہوں تو انہیں ان مغربی ہتھکنڈوں سے محفوظ رکھنے کی بے حد ضرورت ہے۔

﴿الکٹرانک میڈیا اور والدین کی ذمہ داری﴾

والدین کی اہم ذمہ داری ہے کہ اخلاق کی اصلاح کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے نونہالوں کو ایسی چیزیں نہ دیں جن سے وہ بے حیائی سے آشنا ہوجائیں، ٹی وی کے عریاں ونیم عریاں مناظر سے ان کی آنکھوں کی حفاظت کریں، اگر مذہبی وتعلیمی پروگرام کی خاطر ٹی وی دیکھیں تو ٹی وی چیانلس سے ہونے والے شر اور نقصان کو دور کرنے کی تدبیر کریں، اس میں دکھائی دینے والے مناظر کا باقاعدہ سد باب کریں، بے حیائی والے چیانلس کی منصوبہ بند روک تھام کریں۔اسی طرح انٹرنٹ کے تباہ کن استعمال سے بچوں کو محفوظ رکھیں، گھر میں بلاضرورت انٹرنٹ کنکشن اخلاق کے لئے انتہائی مضر اور نقصاندہ ہے، اگر انٹرنٹ کے استعمال کی ضرورت ہوتو پاسورڈ وغیرہ سے اس طرح محفوظ رکھیں کہ بچہ والدین کی مرضی کے بغیر انٹرنٹ استعمال نہ کرسکے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

جب اسلامی اصول کے مطابق کڑی نگہداشت کی جائے تو بچے باشعور ہونے تک ایسے بااخلاق ہونگیں کہ تنہائی میں بھی کسی بے حیائی والے منظر کو دیکھنے سے گریز کریں گے۔ اگر کسی طرح بے حیائی ان کی نگاہوں کے سامنے ہوجائے تو نگاہ جھک جائے گی، دل ناپسند کرے گا اور تمام اعضاء پر نفرت کے مارے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے۔

الکٹرانک میڈیا سے متعلق اہل اسلام کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ریڈیو، ٹی وی چیانلس، انٹرنٹ موبائیل فون وغیرہ تمام الکٹرانک ذرائع ابلاغ کو اسلامی قانون کے مطابق استعمال کریں، اپنے نونہالوں اور ماتحت افراد کے ہاتھوں میں یہ الکٹرانک ذرائع دے کر اُنہیں بے لگام نہ چھوڑیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اسلامی تعلیمات پر عمل کرنے اور سارے عالم میں اسلام کے پیام کو عام کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ابلاغ وترسیل کے تمام ذرائع کو اسلامی اصول کی روشنی میں استعمال کرنے' اس کے فوائد سے مستفید ہونے اور اس کے شر سے محفوظ رہنے کی ہدایت دے، اور ہمارے عقائد واخلاق میں استقامت اور علم وعمل میں ترقی عطا فرمائے۔

آمِین بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

○ حضرت خواجہ بندہ نوازؒ، شخصیت وتعلیمات ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنْ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنْ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنْ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنْ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنْ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ : وَاتَّبِعْ سَبِیلَ مَنْ أَنَابَ إِلَیَّ ثُمَّ إِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَأُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُونَ. صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمْ

برادران اسلام! اللہ تعالی ہر زمانہ میں اپنے محبوب ومقرب بندگان خاص‘اولیاء کرام وبزرگان دین کو پیدا فرماتا ہے،انہیں اپنے قرب کی راہوں سے آشنا کرتا ہے،جس کے سبب وہ مردانِ باخدا ہمیشہ راہِ حق پر گامزن رہتے ہیں،قرب مولی اوروصالِ حق کی لذتوں سے سرشار ہوتے ہیں اوراللہ رب العزت کے انعامات سے مالامال ہوتے چلے جاتے ہیں۔

﴿اتباع صالحین‘حکم خداوندی﴾

رب العالمین نے اپنے کلام مجید میں ان مقدس ہستیوں کی پیروی کا حکم فرمایا‘ چنانچہ خطبہ میں جو آیت مبارکہ تلاوت کی گئی‘اس میں ارشاد ہورہا ہے:

وَاتَّبِعْ سَبِیلَ مَنْ أَنَابَ إِلَیَّ ثُمَّ إِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَأُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُونَ.	جوشخص میری طرف رجوع ہوااس کے راستہ کی پیروی کرو‘پھرتمہیں میری ہی طرف لوٹنا ہے، پھر میں تمہیں بتاؤں گا جوتم کرتے تھے۔

(سورۃ لقمن۔15)

﴿اتباع صالحین کی برکت﴾

حضرات! جو بندگانِ خدا صراط مستقیم کو اپنانا چاہتے ہیں، اللہ تعالی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ورضا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان کی خوشنودی کے لئے اپنا ہر قدم راہِ حق کی طرف بڑھانا چاہتے ہیں؛ سورۂ لقمٰن میں وارد حق تعالی کا یہ ارشاد ان کی رہنمائی کررہا ہے۔

اتباع صالحین کی برکت اور ان کی پیروی کی اہمیت کو بتاتے ہوئے حضرت ابو محمد سہل بن عبداللہ تستری نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے:

قوله:(وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ) يعني من لم يهتد الطريق إلى الحق عزَّ وجلَّ فليتبع آثار الصالحين لتوصله بركة متابعتهم إلى طريق الحق ، ألا ترى كيف نفع اتباع الصالحين كلب أصحاب الكهف، حتى ذكره الله تعالى بالخير مراراً ۔	(جو میری طرف رجوع ہوا؛ اس کے راستہ کی پیروی کرو) یعنی جو راہِ حق کی ہدایت نہ پائے تو اسے چاہئے کہ وہ صالحین کرام کے نقش قدم پر چلے! تاکہ ان کی پیروی کی برکت اُسے راہِ حق تک پہنچادے، کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ صالحین کرام کی پیروی نے اصحابِ کہف کے کتے کو کس قدر نفع پہنچایا! یہاں تک کہ اللہ تعالی نے متعدد مرتبہ اس (کتے کا اپنے کلام میں) بھلائی کے ساتھ ذکر فرمایا۔

(تفسیر التستری۔سورۃ لقمٰن۔15)

ذکر الٰہی میں مصروف، عبادت وبندگی میں مشغول ایسے ہی بندوں کے بارے

میں ارشاد نبوی ہے:

هم الجلساء لايشقى بهم جليسهم یہ وہ ہمنشین ہیں جن کی مجلس میں بیٹھنے والا بدنصیب نہیں ہوتا۔

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، حدیث نمبر:6408۔ صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ، باب فضل مجالس الذکر، حدیث نمبر:7015۔ مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، حدیث نمبر:7629)

برادران اسلام! یہ وہ مردانِ باخدا ہیں جو اپنے اخلاق وکردار٬ عادات واطوار کے ذریعہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ نجات دکھاتے ہیں، ضلالت وگمراہی اور ظلم وبربریت کی گھٹاٹوپ تاریکیوں سے ہدایت واعتدال٬ احسان وعدل کی راہ پر گامزن کرتے ہیں اوران کے نفوس کا تزکیہ اور قلوب کا تصفیہ کرتے ہیں، باطن کی صفائی کے لئے اورادواذکار کی تلقین کرتے ہیں، عقائد حقہ کی تعلیم دیتے ہیں اور اعمال صالحہ واخلاق حسنہ کی تربیت کرتے ہیں۔

قطب الاقطاب، فردالافراد حضرت بندگی مخدوم سید محمد حسینی خواجہ بندہ نواز گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ سرزمین دکن میں انہی مقربان بارگاہ کے سردار اور صالحین امت کے سرخیل کہلاتے ہیں۔

چونکہ اسی مبارک مہینہ ذی القعدہ کی سولہ (16) تاریخ کو حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا ہے؛ اسی مناسبت سے آپ کی سوانح کے ساتھ ساتھ آپ کی پاکیزہ تعلیمات وقیمتی ارشادات ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی جارہی ہے٬ کیونکہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ اور بزرگوں کے کارناموں سے واقفیت عملی زندگی میں ایک عظیم انقلاب بپا کرتی ہے۔

❖❖

﴿نام مبارک اور القابِ مبارکہ﴾

حضرت بندہ نواز علیہ الرحمۃ کا اسم گرامی ''سید محمد'' اور کنیت شریف ''ابوالفتح'' ہے ،القاب مبارکہ میں ''صدرالدین،الولی الاکبر الصادق، بندہ نواز، گیسو دراز، بلند پرواز اور شہباز'' سرفہرست ہیں۔

آپ کی ولادت باسعادت چار (4) رجب المرجب 721ھ سرزمین دہلی میں ہوئی، آپ امام عالی مقام سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد امجاد سے ہیں، آپ کا نسب مبارک بائیسویں پشت میں امام الانبیاء سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے جاملتا ہے، جب آپ کی عمر شریف چار (4) برس ہوئی تو اپنے بزرگ والدین کے ساتھ دہلی سے دولت آباد (اورنگ آباد، مہاراشٹرا) منتقل ہوئے۔

﴿تعلیم اور بیعت﴾

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے بزرگ والدین اور نانا جان سے حاصل کی اور حفظ قرآن کریم تکمیل کیا، بعدازاں اکابرامت واساطین علم ومعرفت سے علوم ومعارف کے قیمتی جواہر حاصل کئے۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ والدہ ماجدہ اور بھائی کے ہمراہ دہلی تشریف لائے ،اس وقت آپ کی عمر مبارک پندرہ (15) سال تھی، جبکہ والد بزرگوار وصال فرماکر چار (4) سال ہوچکے تھے، 16 رجب 736ھ میں پیرطریقت شیخ الاسلام حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی علیہ الرحمہ کے دست حق پرست پر بیعت کی سعادت حاصل کی، اکتساب علوم شریعت، اسرار طریقت میں شب وروز ہمہ تن مصروف

ہو گئے۔

ضروری حد تک علم ظاہر حاصل کر لینے کے بعد آپ نے مرشد گرامی سے عرض کیا کہ اگر حضرت اجازت مرحمت فرمائیں تو اسی حد تک علم ظاہر کی تعلیم پر اکتفاء کرلوں اور علم باطن کی تعلیم میں ہمہ تن مشغول ہو جاؤں، پیرو مرشد نے ارشاد فرمایا ''**خَیر ہِدایہ وبَزدَوِی ورِسالہ شَمسیہ وکَشّاف ومفتاح صحائف اِیں ھَمَہ رَا مرتب کن! مرا بتو کاریست** ''ہدایہ، اصولِ بزدوی، رسالہ شمسیہ، تفسیرِ کشاف، مفتاح العلوم، ان سب کتابوں کو توجہ سے پڑھئے! کیونکہ ہمیں آپ سے ایک عظیم کام لینا ہے۔

چنانچہ مرشد گرامی کے حکم کی تعمیل میں آپ نے بڑی عرق ریزی وجانفشانی سے ان تمام کتابوں کو مکمل کیا، بعد ازاں پوری یکسوئی کے ساتھ علوم باطن کی تحصیل میں منہمک اور سلوک وریاضت میں مستغرق ہو گئے۔ (سیر محمدی فارسی، ص 16,17)

﴿نعمت خلافت سے سرفرازی﴾

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ ریاضت ومجاہدہ میں مصروف رہے اور آپ پر پیرو مرشد کی خصوصی عنایت وتوجہ تھی؛ جس کی وجہ آپ روحانی مدارج طے کرنے لگے اور عرفانی مقامات پر فائز ہونے لگے۔ دیکھتے ہی دیکھتے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ قرب الٰہی کے اعلیٰ ترین مقام پر متمکن ہوئے، شیخ گرامی حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی

رحمۃ اللہ علیہ نے بلاطلب ،نعمت خلافت سے سرفراز فرمایا اور قبل وصال اپنا جانشین مقرر فرمایا،شب جمعہ اٹھارہ(1 8)رمضان 757ھ میں شیخ گرامی نے بعمر بیاسی (82)سال وصال فرمایا،جبکہ بندہ نواز کی عمر شریف چھتیس (36)برس تھی۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ سجادۂ ولایت پر مسند نشین ہوکر مرشد گرامی شیخ الاسلام حضرت نصیرالدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین کی حیثیت سے بندگانِ خدا کو سلسلہ چشتیہ بہشتیہ میں داخل فرمانے لگے اور مریدین ومتوسلین آپ کی ذات قدسی صفات کے ذریعہ عوارف ومعارف ،حقائق ودقائق کے فیضان سے بہرہ مند ہونے لگے۔

﴿خانوادۂ عالیہ﴾

چالیس سال کی عمر شریف میں حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مولانا سید احمد بن مولانا سید جمال الدین مغربی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی حضرت سیدہ بی بی رضا خاتون رحمۃ اللہ علیہا سے عقد نکاح فرمایا ، ان کے بطن مبارک سے دو(2)صاحبزادے اور تین (3)صاحبزادیاں تولد ہوئیں،حضرت مولانا سید حسین المعروف سید محمد اکبر حسینی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سید یوسف المعروف سید محمد اصغر حسینی رحمۃ اللہ علیہ،دونوں صاحبزادے عالم ربانی وعارف باللہ ہوئے۔

حضرت مولانا قاضی عبدالمقتدر ،حضرت مولانا خواجگی نحوی اور حضرت مولانا نصیرالدین قاسم رحمۃ اللہ علیہم جیسے باکمال اساتذہ کرام سے علوم شریعت ،معقولات ومنقولات کی تعلیم حاصل کی،آپ اپنے بڑے صاحبزادہ حضرت مولانا سید محمد اکبر حسینی

رحمۃ اللہ علیہ کے علم وفضل اور ریاضت ومجاہدہ سے بے پناہ خوش ہوتے تھے،آپ کے خانوادۂ عالیہ کے جملہ نفوس قدسیہ علم شریعت ومعرفت کے آفتاب وماہتاب ہوئے ہیں۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شیخ گرامی کے وصال مبارک کے بعد چوالیس (44) سال دہلی ہی میں تعلیم وتربیت' رشد وہدایت کا فریضہ انجام دیا، بعد ازاں اسّی (80) سال کی عمر شریف میں دہلی سے رَختِ سفر باندھا، دوران سفر گوالیار، رادھیر ودیگر مقامات میں سلسلہ عالیہ چشتیہ بہشتیہ کے فیوض وبرکات پھیلاتے ہوئے دولت آباد شریف تشریف لائے، والد بزگوار کی مزار مبارک کی زیارت فرمائی، بیاسی (82) برس کی عمر شریف میں سرزمین گلبرگہ شریف رونق افروز ہوئے اوراسی مقام کو ہمیشہ کے لئے مرکز فیض بنایا۔

﴿حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک' مسلکِ اہل سنت وجماعت﴾

برادران اسلام !اہل حق نے ہر دور میں بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک ومشرب سے متعلق حقائق کو واشگاف کیا اور روز روشن کی طرح اس بات کو واضح کردیا کہ حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی مسلک اہل سنت وجماعت کے مطابق گزاری اوراسی کی نشر واشاعت فرمائی، مذہب حنفی کی تشریح وتوضیح فرمائی، طریقہ صوفیہ کی ترویج وتبلیغ فرمائی اور سالکین کے تزکیہ وتصفیہ میں اپنے انفاس قدسیہ سے ہر ہر نَفَس کو وقف فرمادیا اور بندگانِ خدا کی تعلیم وتربیت میں اپنی حیات مقدسہ کے ایک ایک لمحہ کو صرف فرمادیا تھا، آپ کی گراں قدر تصنیفات وتالیفات، تحقیقات وتعلیقات اورآپ کے مواعظ وارشادات، مکتوبات وملفوظات عقائد مسلک حق کی عکاسی کرتے ہیں، چنانچہ آپ کے شہزادۂ اکبر جوامع الکلم میں صفحہ 67،68 پر حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے رقمطراز ہیں:

''بہت سے لوگ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کی فضیلت کے بارے میں مبالغہ سے کام لیتے ہیں،کوئی انہیں نبی اور خدا تک کہہ دیتا ہے اور اس طرح غلاتیہ، بیانیہ، نُصیریہ،صالحیہ (الملل والنحل للشہرستانی) بہت سے گروہ پیدا ہوگئے ہیں۔ ہر ایک کے بارے میں تفصیل بیان کرنا تو بہت طویل بات ہے،لیکن حق مذہب یہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ صحابۂ کرام میں افضل ہیں،ان کے بعد عمر رضی اللہ عنہ،ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ،ان کے بعد علی رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے بعد تمام صحابہ اور اولیاء کرام۔اور اس کے علاوہ جو کچھ توہمات اور پراگندہ خیالی ہے وہ گمراہی ہے''۔(جوامع الکلم،ص67،68)

﴿خوف الٰہی ،عبادت وطاعت' امتیاز اہل بیت﴾

حضرات !امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کا حق تعالیٰ سے خوف وخشیت رکھنا، بارگاہ الٰہی سے تعلق اور بندگی کا اظہار کرنا ان کی امتیازی شان کو آشکار کرتا ہے،، بارگاہ رسالت سے رشتہ اور نسبت کے باوجود خوف خدا اور طاعت الٰہی ہمیشہ ان کا وصف خاص رہا، ان کی اس فضیلت کو بیان کرتے ہوئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

اہل بیت میں دو چیزیں عام طور پر پائی جاتی ہیں اور ان سے کسی کو بھی خالی نہ دیکھو گے؛ ایک تو خوف خدا' دوسرے عبادت وطاعت الٰہی ،اس میں کوتاہی ان میں سے کسی میں نہیں دیکھی جاتی۔(جوامع الکلم،ص89)

﴿اتباع سنت' راہ سلوک کی شرط اولین﴾

معلم کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر گامزن رہنا،آپ کی دلنواز اداؤں کو اپنانا، پاکیزہ سنتوں پر عمل کرنا ہی دارین میں سعادت اور کامیابی کی بنیاد ہے،

اتباع سنت سے انحراف اوراسوۂ حسنہ کی خلاف ورزی اہل اللہ اور بندۂ مومن کا شیوہ نہیں،سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی حق وصداقت کا معیار،اللہ تعالیٰ سے محبت کا تقاضا اوراس کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے حسنِ عقیدت کا اظہار ہے،اس روشن حقیقت کو بیان کرتے ہوئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

اگرکوئی نااہل اس راہ سلوک میں قدم رکھ دیتا ہے تو اسے بڑی فضیحت (رسوائی)ہوتی ہےاور وہ اس میں کامیاب نہیں ہوتا،کیونکہ اس راہ میں صادق(راست باز) ہی کامیاب ہوسکتا ہے،صوفیہ کے یہاں کچھ علامتیں مقرر ہیں جن سے وہ اہل اور نااہل کی تمیز کرلیتے ہیں،ابویزید رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک آدمی کوزہدوتقوی اور باطنی صفائی میں بہت شہرت حاصل تھی،ابویزید رحمۃ اللہ علیہ اس کودیکھنے کے لئے گئے،اتفاق سے وہ آدمی اپنے گھر سے مسجد جارہا تھا،چلتے چلتے قبلہ کی طرف منہ کرکے اس نے تھوک دیا،ابویزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:جس کے اعضاء وجوارح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں اورآداب کے خوگر وعادی نہیں ہوئے ہیں؛وہ اپنے دعویٔ بزرگی میں کیسے صادق ہوسکتا ہے؟اوروہ اسی جگہ سے بغیر ملاقات کئے واپس چلے گئے۔(جوامع الکلم 89,90)

﴿نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہیں﴾

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ نورانیت سمجھاتے ہوئے اورعقائد حقہ کی حامل جماعت کوثبات واستقامت کی تعلیم دیتے ہوئے اپنی کتاب جواہر العشاق میں بیان فرمایا(جسے آپ نے حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے مکشوفات والہامات پرمبنی رسالہ کی شرح کرتے ہوئے تصنیف فرمایا)چنانچہ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ایک الہام کی شرح فرماتے ہوئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے پیدا کیا اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نور سے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔۔۔۔بموجب حدیث قدسی: كُنْتُ كَنْزًا مَّخْفِيًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ ''میں پوشیدہ خزانہ تھا، پس چاہا کہ پہچانا جاؤں'' میں نے چاہا کہ جو میری شان ہے اور جو کچھ میرے جمال وکمال اور قدرت میں ہے اس کو ظاہر کروں۔

(تو میں نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا) مزید آگے تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

کافروں نے یہ بات نادانی سے کہی کہ'' اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا'' کیا بشر ہم کو راستہ بتاتے ہیں، پس حکم ہوا کہ كَفَرُوا'' وہ لوگ کافر ہوگئے، اتنا نہ سمجھ سکے کہ كَانَ يَمْشِيْ وَلَا ظِلَّ لَهٗ (آپ چلتے تھے اور آپ کا سایہ نہ تھا) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے ہیں نورِ خدا کا سایہ کیسے ہوسکتا ہے؟ انتہی ملخصاً (جواہر العشاق، ص59)

﴿باطنی پاکیزگی کا مفہوم﴾

حضرات! قلب کی پاکیزگی اور باطن کا تزکیہ ہی دارین کی صلاح وفلاح اور کامیابی وکامرانی ہے اور سلوک کی بنیاد تخلیہ وتجلیہ پر ہے، اس کی توضیح کرتے ہوئے حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات میں تحریر فرمایا: تخلیہ سے مراد ہے، اللہ جل شانہ کے سوا اور سب طرف سے دل کو ہٹالینا، اور تجلیہ سے مراد ہے، نفس کا تزکیہ اور جلا، توجہِ تام کے ساتھ اللہ جل شانہ کی طرف متوجہ ہونے اور نفس کو طرح طرح کی عبادتوں میں مشغول رکھنے سے جلاءِ باطن حاصل ہوتی ہے، جس نے یہ دو نعمتیں پالیں اسے دونوں جہاں کی نعمتیں مل گئیں۔

خدائے عزوجل تک جولوگ پہنچے ہیں، وہ نفسانی خواہشات کے خلاف عمل کرنے، اللہ کی یاد میں راتوں کو جاگنے، دن میں روزے رکھنے اور کھانے پینے میں کمی کرنے اور دائمی طور پر متوجہ رہنے سے اس مرتبہ پر پہنچے ہیں، اس نعمت کے حصول کے لئے'' پیر'' کی توجہ کی ضرورت ہے، ہم سے جو پیر نے فرمایا؛ ہم اس پر چلے اوران کی اقتدا کی برکت سے فضل الٰہی ہمارے شامل حال ہوااور تمام مرادیں مل گئیں۔

ایک کلیہ (قاعدہ) ہے جو میں کہہ رہا ہوں، جزئیات کو اسی پر تطبیق دے لو! جہاں ہَوائے نفس ہو؛ اسے ترک کردو! جہاں کوئی آرزو ہو، اسے نظر سے دور کردو!، دیکھو تو پھر کیا کیا نعمتیں نصیب ہوتی ہیں۔ (مکتوبات بندہ نواز، ص48/49)

﴿سونے سے پہلے دن بھر کے عمل کا جائزہ لینا چاہئے!﴾

برادران اسلام! بندۂ مومن جب دن گزارتا ہے تو ضرور اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت واتباع کی کوشش کرتا ہے، اورشریعت مطہرہ کی روشنی میں اپنی عبادات اور معاملات کی تکمیل کرتا ہے، بسا اوقات وہ غفلت کا شکار ہوجاتا ہے' اسی لئے بزرگان دین نے احادیث کریمہ کی روشنی میں اپنے اعمال کے محاسبہ کی فکر دی کہ آدمی سونے سے پہلے دن بھر کئے گئے امور کا محاسبہ کرے، نیکی وبھلائی پر شکر بجالائے او ربدی وبرائی پر استغفار کرے۔

سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِی یَعْلَی شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ:	حضرت ابویعلی شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو اللہ کی رضا کا تابع وفرمانبردار
وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ بنادے اور موت کے بعد والی زندگی کیلئے عمل کرے
وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهُ اور نادان وہ ہے جو نفس کو اس کی خواہش کا تابع بنادے پھر
هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللّٰهِ. اللہ کے بھروسہ پر آرزوئیں اور امیدیں باندھے رکھے۔
(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، حدیث نمبر 4401)

اس سلسلہ میں حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ملاحظہ ہو: روزانہ سونے کے وقت آدمی کو اپنے دن بھر کے عمل اور قول کا جائزہ لے کر سونا چاہئے، العیاذ باللہ! اگر اس سے دن میں کوئی غلط اور بے ہودہ حرکت ہوگئی ہے تو اس سے اس کو توبہ واستغفار کرنا چاہئے اور کوشش کرنا چاہئے کہ آئندہ اس طرح کی حرکت اس سے نہ ہو اور اگر اس سے اچھا اور مستحسن کام ہوا ہو تو برابر اس پر ثابت قدم رہنے کی کوشش کرے، اللہ تعالیٰ سے اس پر استقامت کی دعا مانگے اور اللہ کا شکر ادا کرے، جو آدمی اس پر عمل پیرا رہے گا وہ قیامت کے دن حساب وکتاب سے بےخوف رہے گا، فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَاباً يَّسِيْرًا۔ (جوامع الکلم، 287،288)

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا لمحہ لمحہ انہی پاکیزہ تعلیمات اور خلق خدا کی ہدایت ورہنمائی میں گزرا، آپ اپنی ذات میں ایک عابد وزاہد، پاکباز وروشن ضمیر بزرگ رہے اور دوسروں کے لئے رشد وہدایت کے علمبردار، اخلاق وکردار کا نمونہ، خیر وبھلائی میں امت کے مقتدا وپیشوا رہے۔

﴿وصال مبارک﴾

گلبرگہ شریف میں بائیس سال تک رشد وہدایت اور علم ومعرفت کا سلسلہ جاری رکھنے کے بعد ایک سو چار (104) سال چار (4) ماہ بارہ (12) دن کی عمر

مبارک میں وصال فرمایا، روز شنبہ 16/ ذیقعدہ 825ھ کو اشراق و چاشت کے درمیان آپ کی روح مبارک رفیق اعلی سے جاملی۔

حضرت بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ کی مبارک زندگی میں ہم سب کے لئے پیغام ہے کہ ہم خودغرضی و مادہ پرستی کو اپنا مقصدِ زندگی نہ بنائیں بلکہ خداترسی اور خلق خدا کی خدمت اختیار کریں، دنیا کی محبت دل سے نکال کر خالق کائنات و مالک حقیقی کی محبت دل میں بسائیں، نفس کی پیروی کرنے کے بجائے نفس کو شریعت اسلامیہ کا تابع بنائیں۔

آج بھی آپ کی تعلیمات وارشادات زخم خوردہ انسانیت کو نسخہ کیمیاء دے رہے ہیں، خوف ودہشت کے ماروں کو امن وسلامتی، راحت وآشتی بخش رہے ہیں اور خلق خدا کو فیوض وبرکات، انوار وتجلیات سے منوّر و مُجلیٰ کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اہل اللہ وصالحین کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے علمی وروحانی فیوض وبرکات سے مالا مال فرمائے!

آمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

زیارت روضۂ اطہر، فضائل وآداب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنْ، وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنْ، وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنْ، وَاَصْحَابِہِ الْاَکْرَمِیْنَ اَجْمَعِیْنْ،وَعَلٰی مَنْ اَحَبَّھُمْ وَتَبِعَھُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنْ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم، بِسمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: وَلَوْ أَنَّھُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَھُمْ جَاءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَحِیمًا.صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمْ.

برادران اسلام! یہ حج کا موسم ہے،حجاج وزائرین کو یہ شرف مل رہا ہے کہ وہ ایک ہی سفر میں حج بیت اللہ شریف وزیارت روضۂ اطہر کی سعادت سے مالا مال ہورہے ہیں،بعض حضرات براہ راست مدینۂ منورہ حاضر ہورہے ہیں اوربعض افراد حج کی ادائی کے بعد مدینۂ منورہ حاضر ہونے کا شرف حاصل کررہے ہیں، جولوگ پہلے مدینۂ طیبہ حاضر ہورہے ہیں انہیں یہ موقع مل رہا ہے کہ وہ نبی طاہر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاک دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور گناہوں سے پاک وصاف ہوکر بارگاہ الہی میں سرفراز ہوتے ہیں اور جوحضرات پہلے مکہ مکرمہ جارہے ہیں انہیں یہ موقع مل رہا ہے کہ وہ بارگاہ الہی میں حاضر ہوتے ہیں اور گناہوں سے پاک وصاف ہوکر نبی طاہر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں باریاب ہوتے ہیں۔

حضرات! حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار گہر بار میں حاضری بندۂ مومن کے حق میں نعمت عظمی،امید افزا طاعت اوردرجات عالیہ کے حصول کا بڑا وسیلہ ہے،آپ کے دربار میں حاضر ہونا تقرب الہی کا قریب ترین ذریعہ ہے،آپ کی بارگاہ

کی حاضری گناہوں کی بخشش اور حصول رحمت ومغفرت کا قوی آسرا ہے۔

زائرین روضۂ اقدس کے لئے حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے شفاعت کا مژدۂ جاں فزا سنایا، دراقدس کی حاضری کو اللہ تعالی نے معصیت شعار افراد کے لئے گناہوں کی معافی کا ذریعہ، توبہ کی قبولیت اور نزول رحمت کا خصوصی مرکز قرار دیا ہے، سورۂ نساء کی آیت نمبر: 64، میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَحِيمًا.	ترجمہ: اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بھی ان کے لئے سفارش کردیں تو وہ ضرور بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا پائیں گے۔

(سورۃ النساء: 64)

اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالی نے تین امور کا ذکر فرمایا: (1) جب گناہ کر بیٹھے تو آپ کے دربار میں حاضر ہونا۔ (2) استغفار کرنا۔ (3) حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا اس کے حق میں سفارش فرمانا۔

جب یہ تین کام ہوتے ہیں تو اللہ تعالی کی جانب سے اس بندہ کیلئے قبولیتِ توبہ کا مژدہ ملتا ہے اور وہ بے پناہ رحمتوں کا حقدار بنتا ہے۔

تمام محدثین ومفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ حکم حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم کی ظاہری حیات طیبہ تک ہی محدود نہیں بلکہ بعد از وصال بھی یہی حکم ہے۔

اس سلسلہ میں کم از کم دو واقعات ملتے ہیں جس سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں وآشکار ہوجاتی ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ کا حکم بعداز وصال باقی ہے۔

﴿وصالِ مبارک کے تین دن بعد اعرابی کی حاضری﴾

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک روایت تفسیر البحر المحیط اور سبل الہدی والرشاد میں منقول ہے:

وروی الحافظ ابن النعمان فی (مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الأنام) من طریق الحافظ ابن السمعانی بسنده عن علی رضی الله تعالی عنه قال: قدم علینا أعرابی بعدما دفنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بثلاثة أیام فرمی نفسه علی القبر الشریف، وحثا من ترابه علی رأسه وقال: یا رسول الله، قلت فسمعنا قولک،

ترجمہ: محدث ابن نعمان رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اپنی کتاب "مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام" میں محدث ابن سمعانی کی وساطت سے روایت ذکر کی ہے، جسے انہوں نے اپنی سند کے ساتھ حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت نقل کی ہے: حضرت علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال مبارک کے تین دن بعد ایک اعرابی دراقدس پر حاضر ہوکر گریہ وزاری کرنے لگے اور وہاں کی خاک مبارک کو اپنے سر پر ڈالنے لگے اور عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا ہم نے آپ کے ارشادِ عالی کو سنا،

ووعيت عن الله تعالى ووعينا عنك وكان فيما أنزل عليك: (ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم جاؤوك فاستغفروا الله، واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحيما) .وقد ظلمت نفسي، وجئتك تستغفر لي فنودي من القبر: إنه قد غفر لك

آپ نے اللہ تعالی سے کلام سنا اور بحفاظت ہم تک پہنچایا اور ہم نے آپ سے اس کلام کو سیکھا اور یاد رکھا، آپ پر نازل کردہ کلام میں یہ آیت کریمہ بھی ہے''اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)بھی ان کے لئے سفارش کردیں تو وہ ضرور بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا' نہایت رحم فرمانے والا پائیں گے۔''(سورۃ النساء :64)(یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم !)میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے اور آپ کے دربار اقدس میں حاضر ہوا تا کہ آپ میرے حق میں مغفرت کی دعا فرمائیں!تو روضۂ اقدس سے آواز آئی:''یقیناً تمہاری بخشش کردی گئی''۔

(تفسیر البحر المحیط،سورۃ النساء۔64۔سبل الھدی والرشاد،جماع أبواب زیارتہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ وفضلھا،ج12،ص380)

روضۂ اطہر کی زیارت' علامہ ابن کثیر کی وضاحت

مذکورہ آیت کریمہ کے تحت علامہ ابن کثیر نے بیان کیا ہے:

وقوله :(وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا) يرشد تعالى العصاة والمذنبين إذا وقع منهم الخطأ والعصيان أن يأتوا إلى الرسول صلى الله عليه وسلم فيستغفروا الله عنده، ويسألوه أن يستغفر لهم، فإنهم إذا فعلوا ذلك تاب الله عليهم ورحمهم وغفر لهم، ولهذا قال :(لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا)

اللہ تعالی کا ارشاد ہے "اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں، اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بھی ان کے لئے سفارش کردیں تو وہ ضرور بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا پائینگے۔(اس آیت مبارکہ کے ذریعہ) اللہ تعالی گنہگاروں اور خطاکاروں کو رہنمائی فرمارہا ہے کہ جب ان سے کوئی غلطی اور گناہ سرزد ہوجائے تو وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوں اور وہاں حاضر ہوکر اللہ تعالی سے مغفرت طلب کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے معروضہ کریں کہ آپ ان کے حق میں سفارش فرمائیں، کیونکہ جب وہ لوگ اس طرح کریں گے تو اللہ تعالی ان کی توبہ قبول فرمائے گا اور ان پر خصوصی رحمت نازل فرمائے گا اور ان کے گناہوں کو معاف فرمائے گا، اسی وجہ سے اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ": تو وہ ضرور بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا پائینگے۔"

وَقَــدْ ذَكَــرَ جَــمَــاعَةٌ مِـنْهُمْ:اَلشَّيْخُ أَبُوْ نَصْرِ بْنُ الـصَّبَّــاغِ فِيْ كِتَــابِــهِ "اَلشَّــامِـلُ "اَلْـحِـكَـايَةَ الْـمَشْهُـوْرَـةَ عَنِ الْعُتْبِيِّ، قَالَ كُنْتُ جالساً عند قَبْرِ الـنبـيِّ صَـلَّـى اللهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّـمَ ، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ ، فَـقَالَ : السَّلاَمُ عَلَيْـكَ ، يَـا رَسُـولَ الـلَّهِ ، سَمِعْتُ الـلَّـهَ تعالى يَقُولُ : (وَلَوْ أَنَّهُـمْ إِذ ظَّـلَـمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُ وْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَـغْـفَـرَ لَهُـمُ الرَّسُوْلُ لَـوَجَــدُوْا الـلّٰــهَ تَـوَّابـاً رَّحِيــمــاً)، وقَـدْ جِئْتُكَ مُسْتَغْفِرًا لِذَنْبِيْ مُسْتَشْفِعًا بِكَ إِلَــى رَبِّـيْ ثُمَّ أَنْشَـأَ يَقُولُ

:اور علماء ومفسرین کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے،ان میں شیخ ابو نصر بن صباغ رحمۃ اللہ تعالی علیہ ہیں' اُنہوں نے اپنی کتاب "الشامل" میں حضرت عُتْبی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے منقول مشہور حکایت ذکر کی،آپ نے فرمایا: میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضۂ اقدس کے قریب حاضر تھا،ایک اعرابی نے دراقدس پر حاضر ہوکر صلوۃ وسلام پیش کیا اور عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! میں نے اللہ تعالی کو (قرآن کریم میں) فرماتے ہوئے سنا: "وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذ ظَّلَمُواْ أَنفُسَهُمْ جَاءُ وْكَ......"اور اگر یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھیں تو اے محبوب وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں ،اور اللہ سے مغفرت طلب کریں اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) بھی ان کے لئے سفارش کردیں تو وہ ضرور بضرور اللہ کو خوب توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم فرمانے والا پائیں گے۔(سورۃ النساء :64) نیز اعرابی نے عرض کیا: یقیناً میں اپنے گناہوں کی معافی کی خاطر آپ کی ذات ستودہ صفات کو اپنے پروردگار کے دربار میں وسیلہ بنا کر آپ کے دربار عالی شان میں حاضر ہوا ہوں،اس کے بعد انہوں نے یہ اشعار کہے:

یَـا خَیْـرَ مَـنْ دُفِـنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظُمُهُ   فَـطَـابَ مِـنْ طِیبِهِـنَّ الْقَاعُ وَالْأَکَمُ
نَـفْسِـی الْـفِـدَاءُ لِـقَبْرٍ أَنْتَ سَاکِنُهُ   فِیـهِ الْعَفَافُ ، وَفِیهِ الْجُودُ وَالْکَرَمُ

اےکائنات کی سب سے بہترین ذات! جن کے وجود مقدس کو زمین نے چوما ہے،آپ کے وجود مقدس کی خوشبو سے میدان اور ٹیلے پاکیزہ ومعطر ہو چکے ہیں ،میری جان قربان اس روضۂ اطہر پر جس میں آپ رونق افروز ہیں،جس میں پاکیزگی ہے،سخاوت اور کرم نوازی ہے۔

حضرت عُتْبی فرماتے ہیں:

ثُـمَّ انْـصَـرَفَ الْأَعْـرَابِـیُّ فَغَلَبَتْنِیْ عَیْنِیْ، فَرَأَیْتُ النَّبِیَّ صَـلَّـی الـلّـٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الـنَّـوْمِ ، فَقَـالَ : یَـا عُتْبِیُّ ! اِلْـحَقِ الْأَعْرَابِیَّ ، فَبَشِّرْهُ أَنَّ اللّٰهَ تعالی قَدْ غَفَرَ لَهُ.

جب وہ اعرابی واپس ہوگئے تو مجھ پر نیند طاری ہوگئی،خواب میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا،اور آپ نے ارشاد فرمایا:اے عُتْبی !اس اعرابی سے ملاقات کرو!اور انہیں بشارت دو کہ یقیناً اللہ تعالی نے ان کی بخشش فرمادی ہے۔

(تفسیر القرآن العظیم لابن کثیر،سورۃ النساء ، 64۔ج 2،ص 384۔معجم ابن عساکر،حدیث نمبر 738۔شعب الإیمان للبیھقی،فضل الحج والعمرۃ،حدیث نمبر 4019۔ الجواھر الحسان فی تفسیر القران للثعالبی،سورۃ النساء،64۔ الدر المنثور فی التأویل بالمأثور،سورۃ البقرۃ، 203۔ تفسیر البحر المحیط ،سورۃ النساء ، 64۔الحاوی الکبیر للماوردی،مستوی کتاب الحج۔الشرح الکبیر لابن قدامۃ،ج3،ص494۔ الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیۃ،التَّوَسُّل بِالنبی بَعْدَ وَفَاتِہٖ ۔المواھب اللدنیۃ، مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ

المنیف، ج12،ص199۔سبل الھد ی والرشاد، جماع أبواب زیارتہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ وفضلھا، ج12،ص390۔مختصر تاریخ دمشق، باب من زار قبرہ بعد وفاتہ کمن زار حضرتہ قبل وفاتہ۔خلاصۃ الوفابأخبار دارالمصطفی، ج1،ص57۔ الأذکارالنوویۃ، کتاب أذکارالحج،حدیث نمبر574)

حضرات!اللہ تعالی نے ان مذکورہ اشعار کو ایسی شان عطا کی ہے کہ جالی مبارک سے متصل ستونوں پرآج بھی نقش ہیں اورزائرین کے لئے نور بصارت وبصیرت کا سامان فراہم کررہے ہیں۔

﴿روضہ اقدس کی حاضری عین سعادت﴾

شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے المواھب اللدنیہ میں حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے:

وعن الحسن البصری قال:وقف حاتم الاصم علی قبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال:یا رب!انا زرنا قبر نبیک فلا تردنا خائبین!فنودی :یا ھذا !ما اذنا لک فی زیارۃ قبر حبیبنا الا وقد قبلناک	حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا:حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دراقدس پر حاضر ہوئے ،اور دربارالہی میں معروضہ کیا کہ اے اللہ! ہم تیرے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دراطہر پر حاضر ہوئے ہیں،ہمیں محروم نہ لوٹا!ہاتف غیبی سے آواز آئی:اگرہمیں تم کوقبول کرنا منظورنہ ہوتا توتمہیں حاضری کا موقع مرحمت ہی نہ فرماتے!

فارجع انت ومن	تم اس حال میں واپس لوٹو کہ ہم نے تمہیں اور
معک من الزوار	تمہارے ساتھ تمام زائرین کو بخشش ومغفرت سے
مغفورا لکم.	مالا مال فرمادیا ہے۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف ،ج12،ص200)

﴿زائرین روضۂ اقدس کے لئے شفاعت کی ضمانت﴾

برادران اسلام! کتب حدیث وفقہ میں جہاں حج کے مناسک اوراس کے آداب کا ذکر ہے وہیں روضۂ اطہر کی حاضری اوراس کے آداب کا بھی ذکر موجود ہے، اورزائرین روضۂ اقدس کے حق میں حضوراکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفاعت خاصہ کا وعدہ بھی فرمایا؛ چنانچہ سنن دارقطنی ،شعب الإیمان للبیھقی ،جامع الأحادیث ،جمع الجوامع ،مجمع الزوائداورکنزالعمال وغیرہ میں حدیث مبارک ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ :	حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى	روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ	صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے
زَارَ قَبْرِىْ وَجَبَتْ لَهُ	میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی اس کے لئے
شَفَاعَتِىْ .	میری شفاعت واجب ہوچکی ہے۔

(سنن الدارقطنی: کتاب الحج، حدیث نمبر:2727۔صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الحج اوالمناسک، باب زیارۃ قبرالنبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم، حدیث نمبر۔3095۔شعب

الإیمان للبیھقی ،الخامس والعشرین من شعب الإیمان وھو باب فی المناسک، فضل الحج و العمرۃ حدیث نمبر:4159۔جامع الأحادیث،حرف المیم ،حدیث نمبر:22304 ۔جمع الجوامع،حرف المیم، حدیث نمبر:5035 ۔مجمع الزوائد،ج 4،ص 6،حدیث نمبر: 5841۔کنز العمال ، زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم،حدیث نمبر: 42583۔المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف،ج12،ص179)

﴿حدیث زیارت صحیح ومستند؛ محدثین کی صراحت﴾

اس حدیث شریف کوکئی ایک محدثین نے روایت کیا،اس کے قابل استدلال ہونے سے متعلق ملاعلی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے:

رواہ الدارقطنی وغیرہ وصححہ جماعۃ من الائمۃ.	اس حدیث پاک کو امام دارقطنی اور دیگر محدثین نے روایت کیا اور ائمہ ومحدثین کی ایک جماعت نے اُسے صحیح قرار دیا ہے۔

(شرح الشفا لعلی القاری بھامش نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض،ج3،ص511)

اورعلامہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلہ میں تفصیل بیان کی ہے:

زیارۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من أفضل الطاعات وأعظم القربات	حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت مقدسہ افضل ترین اطاعت اورقربِ خداوندی کا عظیم ترین ذریعہ ہے،

لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبری وجبت لہ شفاعتی رواہ الدارقطنی وغیرہ وصححہ عبد الحق ولقولہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاء نی زائرا لا تحملہ حاجۃ إلا زیارتی کان حقا علی أن أکون لہ شفیعا یوم القیامۃ رواہ الجماعۃ منھم الحافظ أبو علی بن السکن فی کتابہ المسمی بالسنن الصحاح فھذان إمامان صححا ھذین الحدیثین وقولھما أولی من قول من طعن فی ذلک .	اس کی دلیل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک ہے: جس نے میرے روضۂ اطہر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوچکی ہے۔ امام دارقطنی اور دیگر محدثین نے اسے روایت کیا اور محدث عبدالحق نے اسے صحیح قرار دیا۔اور یہ حدیث پاک بھی دلیل ہے، حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو میری زیارت کے لئے اس طرح آئے کہ بجز میری زیارت کے اس کا کوئی اور مقصد نہ ہوتو قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذمۂ کرم پر ہے۔اس کی روایت محدثین کی ایک جماعت نے کی ہے،ان میں محدث ابو علی بن سکن ہیں جنہوں نے اپنی کتاب ''سنن صحاح''میں اس حدیث کوصحیح قرار دیا، یہ دونوں حضرات فن حدیث میں امامت کا درجہ رکھتے ہیں جنہوں نے ان روایتوں کوصحیح کہا ہے اوران کا کہنا اس شخص کے کہنے سے اولی وبہتر ہے جس نے اس میں طعن کیا۔

(حاشیۃ السندی علی سنن ابن ماجۃ، کتاب المناسک، باب فضل المدینۃ، حدیث نمبر 3103)

علامہ شہاب الدین خفاجی نے نسیم الریاض شرح شفا میں اس کی مزید تفصیل بیان کی ہے:

رواہ ابن خزیمۃ والبزار والطبرانی والذھبی وحسنہ ولہ طرق وشواھد تعضدہ والطعن فی رواتہ مردود کما بینہ السبکی واطال فیہ.	اس حدیث مبارک کو امام ابن خزیمہ، امام بزار، امام طبرانی، علامہ ذہبی نے روایت کیا اور علامہ ذہبی نے اُسے حسن قرار دیا، اس روایت کی کئی سندیں اور متعدد شواہد ہیں جو اِس روایت کی تائید کررہی ہیں، اس حدیث پاک کے راویوں پر طعن نا قابل قبول ہے جیسا کہ امام سبکی نے تفصیل کے ساتھ بیان کردیا ہے۔

(نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض، ج3،ص511)

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد شارح بخاری امام قسطلانی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا:

ورواہ عبد الحق فی احکامہ الوسطی وفی الصغری وسکت عنہ، وسکوتہ عن الحدیث فیھما دلیل علی صحتہ.	اس روایت کو امام عبد الحق نے اپنی کتاب "احکام وسطی" اور "احکام صغری" میں بیان کیا اور اس کی سند پر کچھ کلام نہ کیا، اوران دونوں کتابوں میں ان کا سند پر کلام نہ کرنا اس حدیث شریف کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف، ج12،ص179)

بیان کردہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس روایت کو بعض محدثین نے سند حسن سے اور ایک جماعت نے صحیح سند سے بیان کیا ہے۔

﴿خالص حضور کی خاطر حاضر ہونے پر شفاعت اور مقبول حج کی بشارت﴾

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضۂ اقدس کی حاضری ابدی سعادت کا ذریعہ ہے، اسی لئے احادیث شریفہ میں بطور خاص دربار اقدس میں حاضری کی ترغیب وتشویق دی گئی، زائرین روضۂ اقدس حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار گہربار میں حاضری کی نیت سے جائیں کیونکہ قرآن کریم میں صراحت کے ساتھ حکم دیا گیا "جَاءُ وْكَ" وہ لوگ آپ کے پاس آئیں۔(سورۃ النساء۔64)

قرآن کریم کے اس واضح حکم کا انکار کرنا مسلمان کا شیوہ نہیں اور اس میں باطل تاویلات کرنا' محرومی کی علامت ہے۔

بعض افراد یہ کہتے ہیں کہ مسجد نبوی کی نیت سے مدینۂ منورہ جائیں اور زیارت کی نیت سے نہ جائیں، ایسے افراد کو سوچنا چاہئے کہ ہر مسجد اللہ کا گھر ہے' لیکن مسجد نبوی ذات رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نسبت سے معظم ومحترم ہے، آپ ہی کے سبب وہ مشرف ومکرم ہے، جب اس مسجد کی نیت سے سفر کیا جاسکتا ہے تو پھر جس ذات گرامی کی نسبت بابرکت سے مسجد' مقدس اور عظمت والی بنی اس ذات عالی وقار کے دربار گہربار میں حاضری کی نیت سے سفر کیوں نہیں کیا جاسکتا؟ جبکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے زیارتِ مقدسہ کی نیت سے حاضر ہونے پر شفاعت خاصہ کی بشارت دی ہے اور اس خوش نصیب زائر کو دو مقبول حج کے ثواب کی خوشخبری سنائی ہے۔

چنانچہ معجم کبیر طبرانی، معجم اوسط طبرانی، مستدرک علی الصحیحین، مجمع الزوائد، جامع الاحادیث، جامع کبیر اور کنز العمال میں حدیث پاک ہے:

مَنْ جَاءَ نِیْ زَائِرًا لَاتَحْمِلُهُ حَاجَةٌ اِلَّا زِيَارَتِیْ كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهُ شَفِيْعًا يَّوْمَ الْقِيَامَةِ.

جو میری زیارت کے لئے اس طرح آئے کہ بجز میری زیارت کے اس کا کوئی اور مقصد نہ ہوتو قیامت کے دن اس کی شفاعت میرے ذمۂ کرم پر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر:12971۔المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث نمبر:4704۔المستدرک علی الصحیحین :1747۔مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، حدیث نمبر:5842۔جامع الأحادیث للسیوطی، حدیث نمبر:21932۔الجامع الکبیر للسیوطی، حدیث نمبر:4663۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال، حدیث نمبر:34928)

﴿زائرین روضۂ اقدس کو دو مقبول حج کا ثواب﴾

سنن دیلمی، جامع الاحادیث، جامع کبیر اور کنز العمال میں روایت ہے:

مَنْ حَجَّ اِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ كُتِبَتْ لَهُ حَجَّتَانِ مَبْرُوْرَتَانِ .

جس نے حج کیا پھر میری زیارت کے قصد سے میری مسجد کو آیا تو اس کے لئے دو مقبول حج لکھے جاتے ہیں۔

(سنن الدیلمی ۔جامع الأحادیث، حدیث نمبر:21996۔الجامع الکبیر للسیوطی، حدیث نمبر:4727 ۔کنز العمال، حدیث نمبر:12370)

حسنِ ایمان و عقیدت سے جو طیبہ دیکھا
دین و دنیا کی سعادت کا خزینہ دیکھا

لوح وکرسی و قلم ، جنت و سدرہ دیکھا
دیکھا سب کچھ بیقیں جس نے مدینہ دیکھا
(مؤلف)

﴿زیارت کی نیت سے حاضر ہونے والوں کے لئے حضور کی رفاقت﴾

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی نیت سے حاضر ہونے والے خوش نصیب افراد کے حق میں آپ نے صرف شفاعت کا وعدہ ہی نہیں فرمایا بلکہ ان کو یہ بشارت بھی عطا فرمائی کہ وہ حضرات قیامت کے دن آپ کی حمایت اور پناہ میں رہیں گے، جیسا کہ شعب الایمان، سنن صغری للبیھقی، جامع الاحادیث، جامع کبیر اور کنز العمال میں حدیث شریف ہے:

مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِیْ جِوَارِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . جوشخص میری زیارت کے ارادہ سے (مدینہ منورہ) حاضر ہو، قیامت کے دن وہ میرا ہمسایہ اور میری پناہ میں ہوگا۔

(شعب الإيمان للبيهقي ,حديث نمبر:3994 ۔ السنن الصغری للبيهقي ,حديث نمبر:1818 ۔ جامع الأحاديث للسيوطي، حديث نمبر:22308 ۔الجامع الكبير للسيوطي، حديث نمبر:5039 ۔كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، حديث نمبر:12373)

﴿روضہ مقدسہ مدینہ منورہ میں ہونے کی حکمت﴾

حضرات! مکہ مکرمہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی، آپ نے بحکم خدا وہاں سے ہجرت فرمائی اور مدینۂ منورہ تشریف لائے، بیت اللہ

شریف بھی مکہ مکرمہ میں ہے، حج کے سارے مناسک مکہ مکرمہ، عرفات ومزدلفہ میں ادا کئے جاتے ہیں، رب اگر چاہتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضۂ اقدس بھی مکہ مکرمہ میں ہوتا، لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ آپ کا روضۂ اطہر مدینۂ منورہ میں رکھا تا کہ آپ کی بارگاہ کی حاضری حج کی طفیلی نہ بن جائے بلکہ آپ کی بارگاہ عالی جاہ میں حاضری کے لئے مستقل سفر کیا جائے، جیسا کہ حضرت خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:" یہ مشیت الٰہی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا روضہ اطہر مکہ معظّمہ میں نہ ہو، تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت، حج کی طفیلی نہ ہوجائے، حج کعبہ کے بعد علٰحدہ سے خاص کر قصد، مدینہ منورہ کا کیا جائے، امام شافعی کے قول کے مطابق تو مکہ معظّمہ کی طرح مدینہ منورہ بھی حرم ہے لیکن تعظیم وتکریم کے واجب ہونے کے بارے میں تو سب ہی متفق ہیں "۔انتہی ملخصاً۔(جوامع الکلم، ص:361)

﴿ دربار اقدس میں حاضری سے گریز' باعثِ محرومی ﴾

حضرات! قرآن کریم اور احادیث شریفہ میں بارگاہ رسالت میں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا، ترغیب وتشویق دلائی گئی اور حاضری سے گریز کرنے کو منافقین کا شیوہ قرار دیا گیا، ارشاد الٰہی ہے:

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ .	اور جب ان (منافقین) سے کہا جاتا ہے کہ آؤ! اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) تمہارے لئے مغفرت طلب فرمائیںگے تو وہ انکار سے اپنے سروں کو گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھوگے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے حاضری سے رک رہے ہیں۔(سورۃ المنافقون۔5)

علاوہ ازیں استطاعت رکھنے کے باوجود زیارت مقدسہ سے گریز کرنے والے سے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص نے مجھ پر زیادتی کی ہے، جیسا کہ مواھب لدنیہ میں حدیث شریف ہے:

وَرُوِیَ عَنْـهُ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَآلِـهِ وَسَـلَّمَ :مَنْ وَّجَدَ سَعَةً وَلَـمْ یَـفِـد اِلَـیَّ فَـقَـدْ جَـفَـانِـیْ.ذَکَرَهُ اِبْنُ فَرْحُوْن فِـیْ مَـنَـاسِـکِهِ،وَالْغَزَالِیُّ فِیْ الْاِحْیَاءِ...

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت ہے: آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص استطاعت رکھنے کے باوجود میری بارگاہ میں حاضر نہ ہو تو اس نے مجھ پر زیادتی کی، اس روایت کو ابن فرحون نے اپنی "مناسک" میں اور امام غزالی نے "احیاء العلوم" میں نقل کیا ہے۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف، ج12، ص180)

نیز جامع الاحادیث، جامع کبیر اور کنز العمال میں حدیث شریف ہے:

مَـنْ حَـجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ .

جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی تو اس نے مجھ سے جفا کی۔

(جامع الأحادیث للسیوطی:21997۔الجامع الکبیر للسیوطی:4728۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال:12368)

﴿بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرنے کے آداب﴾

آدمی جتنی بڑی شخصیت کے پاس جانے کا ارادہ کرتا ہے اتنا ہی زیادہ اہتمام کرتا ہے، دنیا میں ہمیں بہت سی مثالیں ملتی ہیں، بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ بارگاہ عالیجاہ ہے جہاں فرشتے باادب حاضر ہوتے ہیں، بڑے بڑے اولیاء واقطاب آہستہ قدم، خمیدہ سر، پست نگاہ، لرزیدہ بدن، الغرض پیکر ادب بن کر حاضر ہوتے، لہذا

روضۂ اقدس کے زائرین کو قرینہ ادب رکھنا چاہئے ،اس سلسلہ میں امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے مواہب لدنیہ میں رقم فرمایا:

وینبغی ان یقف عند محاذاة اربعة اذرع ،ویلازم الادب والخشوع والتواضع،غاض البصر فی مقام الهیبة،کما کان یفعل بین یدیه فی حیاته،ویستحضر علمه بوقوفه بین یدیه وسماعه لسلامه،کما هو الحال فی حال حیاته،اذ لا فرق بین موته وحیاته فی مشاهدته لامته ومعرفته احوالهم ونیاتهم وعزائمهم وخواطرهم ،وذلک عنده جلی لا خفاء به۔

زائر کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ مواجہہ شریف سے چار گز کی دوری پر ٹھہرے، پیکر ادب ہوکر خشوع وانکساری کو اپنے اوپر لازم کرلے، بارگاہ عالی جاہ میں اپنی نگاہ کو نیچی کئے ہوئے اس طرح حاضر ہو جیسے آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں آپ کے روبرو حاضر ہوا کرتے ،اور اس بات کو ملحوظ رکھے کہ آپ اپنے دربار میں اس کے حاضر ہونے کو جانتے ہیں اور اس کے سلام کو سماعت فرماتے ہیں جیسا کہ آپ اپنی ظاہری حیات مبارکہ میں سنا کرتے تھے، کیونکہ اپنی امت کا مشاہدہ فرمانے کے لئے اور ان کے حالات ،نیتیں،ارادے اور دلی کیفیات کو جاننے کے لئے آپ کی حیات طیبہ اور وصال مبارک میں کوئی فرق نہیں۔اور یہ ساری چیزیں آپ پر بالکل عیاں ہیں جس میں کسی قسم کی پوشیدگی نہیں۔

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف ،ج12،ص195)

﴿سلام پیش کرتے وقت کدھر رخ کریں؟﴾

زائرین روضۂ اقدس اس یقین کے ساتھ دربار اقدس میں حاضر ہوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم حیات ہیں، صلوۃ وسلام کو بلاواسطہ سماعت فرماتے ہیں اور جواب بھی عنایت فرماتے ہیں، سنن ابن ماجہ میں حدیث مبارک ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّـهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَـأْكُلَ أَجْسَـادَ الْأَنْبِيَـاءِ. فَنَبِيُّ اللَّهِ حَيٌّ يُرْزَقُ.

بیشک اللہ نے زمین پر حرام کردیا کہ وہ انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے، اللہ کے نبی حیات ہیں، رزق پاتے ہیں۔

(سنن ابن ماجہ، باب ذکر وفاتہ ودفنہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر:1706)

حضرات! بارگاہ نبوی کے آداب کے سلسلہ میں محدثین کرام وفقہاء عظام نے بیان فرمایا کہ جب سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہوں تو اس طرح باادب ٹھہریں کہ چہرہ مواجہہ شریف کی جانب ہو اور پیٹھ قبلہ کی جانب ہو، امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے خلیفہ ابوجعفر منصور کو یہی فرمایا تھا کہ جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانب ہی رخ کرکے دعا کریں، سبل الہدی والرشاد میں روایت ہے:

ولـما ناظر أبو جعفر المنصور عبـد الـله بن محمد بن عباس ثـانـي خلفاء بني العباس مالكا فــي مسـجـده عـلـيــه الصلاة والسلام قال له مالک:

اور جب بنی عباس کے دوسرے خلیفہ ابوجعفر منصور عبداللہ بن محمد بن عباس نے امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں مناظرہ کیا تو امام مالک رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے ان سے فرمایا:

یـا أمیـر الـمـؤمـنین لا ترفع صـوتک فی ھذا المسجد، فإن الـلـه تـعـالی أدب قوما فقال: (لا تـرفعوا أصواتکم فـوق صـوت الـنبـی) وإن حـرمتـه میتـا کـحرمته حیا، فاستکان لھا أبو جعفر، وقال لـمالک: یـا أبـا عبیـد اللـه أأستـقبـل الـقبـلة وادعـوا أم استـقبـل رسول اللـه صـلی الـله علیه وسلم ؟ فـقال له: لم تصرف وجھک عنه وھو وسیـلتک ووسیـلة أبیک آدم إلـی الـلـه تـعـالی یوم القیامة بل استقبله واستشفع بـه فیشفعک الله، فإنه تقبل بـه شـفاعتک لنفسک قال الـلـه تـعالی: (ولـو أنھم إذ ظلموا أنفسھم)

اے امیر المؤمنین! اپنی آواز کو اس مسجد میں بلند نہ کرو! کیونکہ اللہ تعالی نے ایک بہتر قوم کو ادب سکھاتے ہوئے (قرآن کریم میں) فرمایا: "اپنی آوازوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی آواز پر بلند نہ کرو!" بیشک آپ کی ظاہری حیات طیبہ میں جس طرح آپ کا ادب واحترام لازم تھا آپ کے وصال مبارک کے بعد بھی اسی طرح ادب واحترام ملحوظ رکھا جائے! تو خلیفہ ابوجعفر باادب ہوگئے اور امام مالک سے دریافت کرنے لگے: اے ابوعبید اللہ! بوقت حاضری، میں قبلہ کی جانب رخ کروں اور دعا کروں یا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جانب رخ کروں؟ تو آپ نے فرمایا: آپ اپنے چہرہ کو حضور کی بارگاہ سے کیسے پھیر سکتے ہو؟ جبکہ آپ کی ذات گرامی ہی قیامت کے دن اللہ تعالی کے دربار میں آپ کے لئے اور آپ کے والد حضرت آدم علیہ السلام کے لئے وسیلہ ہے۔ ہر حال میں آپ حضور کی جانب ہی رخ کریں! اور آپ سے شفاعت طلب کریں! اللہ تعالی تمہارے حق میں سفارش قبول کرے گا، کیونکہ یہی وہ ذات بابرکت ہے جس کے طفیل تمہارے حق میں تمہارا معروضہ قبول کیا جائے گا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: (ولـو أنھـم إذ ظـلـمـوا أنفسھم....)

(سبل الہدی والرشاد، جماع أبواب بعض ما یجب علی الانام من حقوقہ علیہ الصلاۃ والسلام، ج11،ص423)

﴿علامہ ابن تیمیہ کی صراحت﴾

اس سلسلہ میں علامہ ابن تیمیہ نے بھی صراحت کی ہے کہ سلام پیش کرتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب چہرہ اور قبلہ کی جانب پشت ہو، حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی عمل رہا:

وھکذا کان الصحابة یسلمون علیه ، مستقبلی الحجرة مستدبری القبلة عند أکثر العلماء کمالک والشافعی وأحمد.	اور اسی طرح حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سلام پیش کیا کرتے، اس طور پر کہ مواجہہ شریف کی جانب رخ کرتے اور قبلہ کی جانب پیٹھ ہوا کرتی، علماء امت کی اکثریت کا یہی مسلک رہا، جیسا کہ امام مالک امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ۔

(مختصر منسک شیخ الإسلام ابن تیمیۃ ،الفصل الرابع عشر فی زیارۃ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

﴿بارگاہ اقدس میں اس طرح سلام پیش کریں﴾

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللهِ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللهُ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللهُ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا

خِیَـرَۃَ اللہُ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَـا صَفْوَۃَ اللہُ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَـا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَھْلِ بَیْتِکَ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَزْوَاجِکَ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَصْحَابِکَ اَجْمَعِیْنَ ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَسَائِرِ عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْنَ! جَزَاکَ اللہُ یَا رَسُوْلَ اللہِ اَفْضَلَ مَا جَازٰی نَبِیًّا وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِہٖ،وَصَلَّی اللہُ عَلَیْکَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ،وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِکَ الْغَافِلُوْنَ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَاَمِیْنُہٗ وَخِیَرَتُہٗ مِنْ خَلْقِہٖ،وَاَشْھَدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَۃَ وَ اَدَّیْتَ الْاَمَانَۃَ،وَنَصَحْتَ الْاُمَّۃَ، وَجَاھَدْتَّ فِیْ اللہِ حَقَّ جِھَادِہٖ.

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف،ج12،ص197)

پھر سیدھی جانب ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَلِیْفَةَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ!اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَیَّدَ اللّٰہُ بِہِ الدِّیْنُ ! جَزَاکَ اللّٰہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا.اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْہُ ،وَارْضَ عَنَّا بِہٖ.

پھر سیدھی جانب ایک ہاتھ ہٹ کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَالْمُؤْمِنِیْنِ!اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَنْ اَیَّدَ اللّٰہُ بِہِ الدِّیْنُ ! جَزَاکَ اللّٰہُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا.اَللّٰھُمَّ ارْضَ عَنْہُ ،وَارْضَ عَنَّا بِہٖ.

(المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی،الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف ،ج12،ص201)

﴿زائرین روضۂ اقدس سے سلام پیش کرنے کی درخواست کرنا﴾

حضرات!ہر بندۂ مؤمن کی عین تمنا یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ عالی جاہ میں باادب حاضر ہوکر صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے،زائرین روضۂ اقدس تو براہ راست صلوۃ وسلام پیش کرتے ہیں لیکن جو حضرات وہاں جا نہ سکے وہ حجاج وزائرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ان کی جانب سے بارگاہ اقدس میں سلام پیش کریں،حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اہتمام کے ساتھ ملک شام سے ایک صاحب کو روانہ فرماتے کہ وہ آپ کی جانب سے بارگاہ اقدس میں سلام پیش کرے،جیسا کہ امام بیہقی کی شعب الایمان اورامام قسطلانی کی مواہب لدنیہ میں روایت ہے:

وقد صح ان عمر بن عبد العزیز کان یبرد البرید للسلام علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم .	یہ روایت پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کے لئے (ملک شام) سے ایک قاصد کو روانہ کیا کرتے۔

(شعب الایمان للبیہقی ، حدیث نمبر:4008/4007۔المواھب اللدنیۃ مع شرح الزرقانی، الفصل الثانی فی زیارۃ قبرہ الشریف ومسجدہ المنیف، ج12، ص184)

﴿مسجد نبوی شریف میں نماز ادا کرنے کی فضیلت﴾

مسجد نبوی شریف وہ عظیم مسجد ہے جس کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ہے، یہیں آپ نے قیام فرمایا' یہیں آپ کا کاشانۂ اقدس رہا اور یہیں آپ کا روضۂ اطہر ہے۔

صحیح بخاری میں حدیث شریف ہے:

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ : صَلاةٌ فِی مَسْجِدِی هَذَا خَيْـرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ .	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نماز ادا کرنے سے بہتر ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ، باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، حدیث نمبر 1190)

مسجد نبوی میں ایک نماز ادا کرنا دیگر مساجد میں پچاس ہزار نماز ادا کرنے کے برابر اجر وثواب رکھتا ہے۔

سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث پاک ہے:

وَصَلاَةٌ فِي مَسْجِدِي بِخَمْسِينَ اَلْفَ صَلاَةٍ . میری مسجد میں ایک نماز ادا کرنا پچاس ہزار نماز ادا کرنے کے برابر اجر وثواب رکھتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی الصلاۃ فی المسجد الجامع، حدیث نمبر:1478)

﴿مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فضیلت﴾

مدینہ طیبہ میں سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی جاہ میں حاضر ہونا ہر مؤمن کا عین مقصد ہوتا ہے اور جس مسجد کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص نسبت حاصل ہو،اس میں زیادہ سے زیادہ نمازیں ادا کرنا عظیم سعادت ہے۔ مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے کا جو خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے اور ہر گروپ اور ہر قافلہ کے منتظمین بطور خاص انتظام کرتے ہیں،اس کا سبب وداعیہ یہ ہے کہ حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی شریف میں چالیس نمازیں ادا کرنے والے کے لئے دوزخ سے آزادی ورہائی، نفاق سے حفاظت و براءت اور عذاب سے خلاصی ونجات کا اعلان فرمایا جیسا کہ مسند امام احمد اور مجمع الزوائد میں حدیث پاک ہے :

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں،

اَنَّــهُ قَــالَ مَـنْ صَـلّٰـى فِـى مَسْـجِـدِى اَرْبَعِينَ صَلَاةً لَا يَفُوتُهُ صَلَاةٌ كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَةٌ مِـنَ النَّارِ وَنَجَاةٌ مِنَ الْعَذَابِ وَبَرِءَ مِنَ النِّفَاقِ .	آپ نے ارشادفرمایا: جوشخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اوراس سے کوئی نماز نہ چھوٹی ہوتو اس کے لئے دوزخ سے آزادی اور عذاب سے خلاصی لکھ دی گئی اور وہ نفاق سے محفوظ و بری ہوگیا۔

(مسندالامام احمد،مسند انس بن مالک رضی اللہ عنہ،حدیث نمبر:12919۔ مجمع الزوائدج4،باب فیمن صلی بالمدینۃ اربعین صلوۃ،ص:8۔)

صاحب مجمع الزوائد امام علی بن ابوبکر بن سلیمان ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کونقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قـلـت روى التـرمـذى بـعـضــه . رواه احــمـد والـطبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات .	میں کہتا ہوں امام ترمذی نے اس حدیث کے بعض حصہ کو روایت کیا،امام احمد نے (اپنی مسند میں) اورامام طبرانی نے معجم اوسط میں اس کی روایت کی اور اس حدیث کو روایت کرنے والے حضرات معتبر وثقہ ہیں۔

ونیز امام طبرانی کی معجم اوسط میں الفاظ کے قدرے اختلاف کے ساتھ منقول ہے:

عـن انس بن مالک قال قال رسـول الـلـه صـلى الله عليه وسلم من صلى فى مسجدى اربعين صلوٰة	سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ،حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں اداکیں

لا یفوته صلوة کتب الله له براءة من النار و نجاة من العذاب.
اور اس سے کوئی نماز فوت نہیں ہوئی ،اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوزخ سے براءت اور عذاب سے نجات لکھ دیتا ہے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، باب المیم من اسمہ محمد، حدیث نمبر: 5602)

﴿ریاض الجنۃ کی فضیلت﴾

ریاض الجنۃ کے معنیٰ جنت کے باغ اور کیاری کے ہیں، یہ وہ مبارک حصہ ہے جو منبر نبوی شریف اور کاشانۂ اقدس کے درمیان ہے،اس سے متعلق ارشاد نبوی ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْمَازِنِيِّ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ : مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ .
حضرت عبد اللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضل الصلاۃ، باب فضل ما بین القبر والمنبر . حدیث نمبر:1195)

زائرو آؤ کہ جنت بھی یہیں ملتی ہے
روضۂ شاہ سے ہی خلد کا رستہ دیکھا
(مؤلف)

﴿مسجد قباء میں دوگانہ عمرہ کے برابر﴾

تین مساجد مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے بعد مسجد قُبا تمام مساجد سے

افضل ہے مدینۂ منورہ میں سب سے پہلے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم یہیں نماز ادا فرمایا کرتے تھے یہاں کا ایک دوگانہ ایک عمرہ کے برابر ہے، سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

قَالَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ قَالَ رَسُولُ اللَّه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ اَتَى مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلَّى فِيهِ صَلاةً كَانَ لَهُ كَاَجْرِ عُمْرَةٍ.	حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے فرمایا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنی قیام گاہ سے باطہارت مسجد قباء آئے اور دو رکعت ادا کرے اسے عمرہ کا ثواب ہے۔

(سنن ابن ماجہ: 1477- جامع الأحادیث: 21785 ۔الجامع الکبیر للسیوطی: 4516 ۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: 34963)

ونیز جامع ترمذی، سنن ابن ماجہ، معجم کبیر طبرانی، شعب الایمان اور مسند ابویعلی وغیرہ میں حدیث مبارک ہے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: مسجدِ قباء میں نماز ادا کرنا، عمرہ ادا کرنے کی طرح ہے۔قَالَ : الصَّلاَةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ .

(جامع الترمذی: 325 ۔سنن ابن ماجہ: 1476 ۔ المعجم الکبیر: 569 ۔ شعب الإیمان للبیهقی: 4031 ۔ مسند أبی یعلی الموصلی: 7015 ۔ السنن الصغری للبیهقی: 1824۔ جامع الأحادیث: 13639 ۔ الجامع الکبیر للسیوطی: 119 ۔ السنن الکبری للبیهقی: 10594 ۔کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال: 3496)

﴿ زائرین روضۂ اقدس کو حضرت ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی قیمتی نصیحت ﴾

زائرین روضۂ اطہر کو نصیحت کرتے ہوئے عارف باللہ ابوالبرکات حضرت

سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

حضرت والدی علیہ الرحمہ پر اس وقت بہت زیادہ رقّت طاری ہوجایا کرتی تھی، جب آپ زائر مدینہ پاک کو وہاں کے خصوصی آداب کی تلقین فرماتے، تاکیداً فرمایا کرتے کہ دیکھو میاں! مدینہ کا دربار ایک زندہ شہنشاہ کا دربار ہے۔

یہ یقین رکھو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمہارے ہر قول وفعل کی فوراً خبر ہوجاتی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزار اقدس میں ایسے ہی حیات سے ہیں جیسے اپنی دنیوی زندگی میں تھے۔

یہ سمجھاتے ہوئے اکثر اس واقعہ کو بھی بیان فرماتے تھے کہ ایک حاجی نے اپنے زمانۂ قیامِ مدینہ منورہ میں اپنے ایک ساتھی سے کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی ہر چیز اچھی ہے مگر یہاں کے دہی میں ذرا بُو ہے، اسی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس شخص کے خواب میں تشریف لائے اور فرمائے: اگر تم کو ہمارے پاس کا دہی پسند نہیں تو تم یہاں کیوں رہتے ہو؟

اس واقعہ کو سنا کر زائر مدینہ کو خبردار فرماتے کہ وہاں دورانِ قیام اپنے قول اور فعل میں سخت احتیاط رکھیں۔

خبردار! وہاں کسی کی دل شکنی نہ ہونے پائے۔

با خدا دیوانہ باش و

با محمد ھوشیار

(کتاب الحج والزیارۃ، پیش لفظ، ص5)

برادران اسلام! حجاج وزائرین مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں اپنے قیام کو غنیمت جانیں، نمازوں کی پابندی کریں، نماز پنجگانہ کے علاوہ نماز تہجد، اشراق، چاشت اور اوابین

وغیرہ کا اہتمام کریں، حالت احرام میں تلبیہ کی کثرت کریں، درود شریف کا ورد رکھیں۔

مدینۂ منورہ میں قیام کے دوران مسجد قباء اور مسجد قبلتین میں دوگانہ ادا کریں، جنت البقیع شریف جہاں تقریبا دس ہزار سے زائد صحابۂ عظام واہل بیت کرام، تابعین وائمہ کے مزارات ہیں، اس کی بھی زیارت کریں احد شریف جس کے دامن میں سید الشہداء سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کا مزار مبارک اور دیگر شہداء کرام کے مزارات ہیں اس کی بھی زیارت کریں۔

﴿مسجد نبوی شریف سے نکلتے وقت چپل وغیرہ پٹخنا﴾

کسی بھی کام کو اطمینان وآہستگی وقار وشائستگی کے ساتھ کرنا چاہیئے، عجلت وبے وقاری طبیعت سلیمہ کے لئے پسندیدہ نہیں، حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام امور کو اطمینان و وقار کے ساتھ انجام دیتے چنانچہ صحیح مسلم شریف، ج، 1، کتاب الجنائز، فصل فی التسلیم علی اہل القبور والدعاء والاستغفار لہم، ص 313، میں طویل روایت کا ایک جز ملاحظہ ہو (حدیث نمبر 974)

فاخذ ردائه رويدا	ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی
وانتعل رويدا	ہیں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آہستگی سے
وفتح الباب رويدا	اپنی چادر مبارک لی، اطمینان سے نعلین مبارک پہنی، آہستگی
فخرج ثم اجافه	سے دروازہ کھول کر باہر تشریف لے گئے پھر آہستہ سے
رويدا	دروازہ بند کیا۔

(صحیح مسلم شریف، ج، 1، کتاب الجنائز، فصل فی التسلیم علی اہل القبور والدعاء والاستغفار

لہم ،ص313،حدیث نمبر 974)

کسی بھی موقع پر چپل وغیرہ پٹخنا یا زمین پر اس طرح زور سے رکھنا کہ جس سے آواز آئے ناپسندیدہ ہے، اور مساجد سے نکلتے وقت یہ عمل حد درجہ ناپسندیدہ ہے، مسجد میں داخل ہوتے وقت، نکلتے وقت اور اندرون مسجد اس کے آداب کو ملحوظ رکھا جائے ایسی کوئی آواز نہ کی جائے جس سے نمازیوں اور ذکر وتلاوت کرنے والوں کو خلل ہو، لہذا چپل وغیرہ رکھتے وقت آہستگی و وقار کو پیش نظر رکھنا چاہئیے ۔

یہ عام مساجد کے احکام ہیں اور بالخصوص مسجد نبوی شریف علی صاحبہ الصلوۃ والسلام اور مسجد حرام شریف کے آداب تو دیگر مساجد کے بالمقابل زائد ہیں اس لئے حجاج کرام وزائرین حضرات کو چپل پہنتے اور رکھتے وقت ان مقامات مقدسہ کی قربت کا لحاظ کرتے ہوئے اس طرح کی غفلت ولاپرواہی سے مکمل طور پر احتیاط برتنی چاہئے ۔

﴿ مسجد نبوی شریف میں آواز بلند کرنے کی ممانعت ﴾

مسجد نبوی شریف میں کسی کو دور سے بآواز بلند پکارنا سخت ممنوع اور خلاف ادب ہے یہ وہ مقدس مسجد شریف ہے جہاں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا روضۂ اطہر ہے، پیکر ادب ہو کر حاضر ہونا چاہئیے ، یہ وہ بارگاہ عالی جاہ ہے جہاں آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا اور آواز بلند کرنے کا حکم یہ ہے کہ تمام اعمال وعبادتیں ضائع و برباد ہوجاتی ہیں اور آدمی کو اس کا شعور واحساس بھی نہیں رہتا جیسا کہ بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے آداب کی تعلیم میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

يَـا أَيُّهَـا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ — اے ایمان والوا ! تم اپنی آوازوں کو نبی (اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز پر بلندمت کرو

وَلا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لا تَشْعُرُونَ.	اور آپ کی خدمت میں اس طرح گفتگو مت کرو جس طرح تم ایک دوسرے سے گفتگو کرتے ہو ورنہ تمہارے اعمال ضائع واکارت ہوجائیں گے اور تمہیں اس کی خبر نہ ہوگی -

(سورۃ الحجرات۔2)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد بھی یہی حکم ہیکہ مسجد نبوی شریف میں آواز بلند نہ کی جائے چنانچہ صحیح بخاری شریف، ج1، کتاب الصلوۃ باب رفع الصوت فی المسجد میں حدیث مبارک ہے:

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهَذَيْنِ .فَجِئْتُهُ بِهِمَا .قَالَ مَنْ أَنْتُمَا -أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ . قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لأَوْجَعْتُكُمَا ، تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ - صلى الله عليه وسلم۔	حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں مسجد نبوی میں کھڑا ہوا تھا تو ایک صاحب نے میری طرف کنکری پھینک کر متوجہ کیا, میں نے دیکھا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں آپ نے اشارہ دیا کہ ان دوآدمیوں کو میرے پاس لے آؤ ! تو میں ان دونوں کو لے کر آپ کے پاس پہنچا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : تم کس قبیلہ کے ہو؟ یا فرمایا : تم کس علاقہ کے باشندے ہو؟ ان دونوں نے عرض کیا : ہم طائف کے باشندے ہیں آپ نے فرمایا: اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں ضرور تمہیں سزادیتا تم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں اپنی آوازیں بلند کرتے ہو؟۔

سیدی شیخ الاسلام امام محمد انوار اللہ فاروقی بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :

اس خبر سے ظاہر ہے کہ مسجد شریف میں کوئی آواز بلند نہیں کرسکتا تھا اور اگر کرتا تو مستحق تعزیر سمجھا جاتا تھا باوجود یہ کہ سائب بن یزید چنداں دور نہ تھے، مگر اسی ادب سے عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پکارا نہیں بلکہ کنکری پھینک کر اپنی طرف متوجہ کیا، یہ تمام آداب اسی وجہ سے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیات ابدی وہاں تشریف رکھتے ہیں کیونکہ اگر لحاظ صرف مسجد ہونے کا ہوتا تو " فی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " کہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

دوسرا قرینہ یہ ہے کہ اس تعزیر کو **اھل بلد** کے لئے خاص فرمایا جن کو مسجد شریف کے آداب بخوبی معلوم تھے اگر صرف مسجد ہی کا لحاظ ہوتا تو اہل طائف بھی معذور نہ رکھے جاتے کیونکہ آخر وہاں بھی مسجدیں تھیں۔(انوار احمدی، ص:265/264)

علامہ ابوالفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ شفاء شریف میں بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آداب بتفصیل بیان کرنے کے بعد الباب الثالث فی تعظیم امرہ ووجوب توقیرہ وبرہ ص251، پر رقمطراز ہیں :

واعلم ان حرمة النبی صلی الله علیـه وآلـه وسـلـم بعد موتـه وتـوقیره وتعظیمه لازم كما كان حال حیاته . . .	حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں باادب رہنا عظمت بجالانا جس طرح قبل وصال شریف لازم تھا وصال فرمانے کے بعد بھی لازم وضروری ہے۔۔۔

قال ابو ابريهم التجيبى واجب على كل مؤمن متى ذكره او ذكر عنده ان يخضع ويخشع ويتوقر ويسكن من حركته وياخذ فى هيبته واجلاله بما كان ياخذ به نفسه لو كان بين يديه ويتادب بماادبنا الله به. قال القاضى ابو الفضل وهذه كانت سيرة سلفنا الصالح وائمتنا الماضين رضى الله عنهم

ہر ایمان والے پر واجب ہے کہ جب آپ کا ذکر مبارک کرے یا سنے تو حد درجہ خشوع وخضوع کا اظہار کرے اپنے افعال وحرکات میں مؤدب رہے، آپ کی عظمت وبزرگی کو ملحوظ خاطر رکھے اور اللہ تعالی کے حکم اور تعلیم کے مطابق ادب بجالائے کیونکہ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہے۔علامہ ابو الفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے سلف صالحین اور بزرگ ائمہ کا یہی طریقہ ہے۔

مدینہ منورہ میں زائرین روضۂ اطہر کو ان آداب کا لحاظ رکھنا چاہئیے ، کسی کو مسجد نبوی شریف میں بلند آواز سے نہ پکاریں اور اپنے تمام حرکات وسکنات میں سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہیں ہونی چاہئیے جس میں بے ادبی کا ادنی شائبہ بھی ہو۔

اللہ تعالی کے دربار میں دعا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے ہم سب کو مدینۂ منورہ حاضر ہونے کی سعادت عطا فرمائے ،اور بارگاہ اقدس میں باادب حاضر ہونا نصیب فرمائے ،موت آئے تو آپ کے شہر مقدس میں آئے اور جنت البقیع شریف میں دفن ہونا میسّر ہو۔

آمِيۡن بِجَاهِ سَيِّدِنَا طٰهٰ وَيٰسٓ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحۡبِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ وَاٰخِرُ دَعۡوَانَا اَنِ الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعَالَمِيۡنَ.

○ حج وعمرہ،فضائل وبرکات ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَاَصْحَابِهِ الْاَكْرَمِيْنَ اَجْمَعِيْنَ،وَعَلٰى مَنْ اَحَبَّهُمْ وَتَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ.

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلاً.صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ.

برادران اسلام!عازمین حج وزیارت کے قافلےسوئے حرمین شریفین رواں دواں ہیں،زندگی تمام جس کعبہ کی طرف رُخ کرکےنمازیں ادا کرتے رہےاب وہ خوداپنی آنکھوں سے کعبۃ اللہ شریف کا دیدار کریں گے،جس نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کلمہ پڑھتے ہیں اب ان کی بارگاہ عالی جاہ میں حاضر ہونے کا شرف پائیں گے۔

حضرات!انسان کی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ جب وہ کسی بڑے دربار میں حاضر ہونا چاہتا ہےتوغسل کرکےمکمل پاک وصاف ہوتا ہے،عمدہ لباس زیب تن کرتا ہےاور پھر دربارشاہی میں حاضر ہوتا ہے،ایسے ہی حجاج کرام بادشاہوں کے بادشاہ رب العالمین کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اوراس دربار عالی میں حاضر ہونے کے لئے انہیں ماہ رمضان کے ذریعہ پاک وصاف کیا گیا،پہلےعشرہ میں بندہ کورحمتوں سے بہرہ ور کیا گیا،دوسرےعشرہ میں مغفرت کے ذریعہ گناہوں سے پاک وصاف کیا گیا،تیسرے عشرہ میں جہنم سے رہائی کا پروانہ دیا گیااوراسے شب قدر کی برکتوں سے مالا مال کیا گیا،

بندۂ مومن نے قرآن کریم کی تلاوت وسماعت بھی کی؛ جس سے دل کا زنگ دور ہوگیا اور اس کا قلب روشن ومنور ہوگیا، روزہ کی برکت سے نفس مغلوب ہوگیا اور بندہ تربیت اسلامی کا مظہر اور تراویح ونوافل کی ادائی سے اخلاق حمیدہ کا پیکر بن گیا، اب تک وہ گناہوں کے میل سے آلودہ تھا؛ اسے ماہ رمضان میں آب رحمت اور مغفرت کے پانی سے پاک وصاف کردیا گیا، جب بندہ مکمل پاک وصاف ہوگیا تو اب اجازت ملتی ہے کہ رب العالمین کے دربار میں حاضر ہوجاؤ!۔

﴿ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اعلانِ حج ﴾

حضرات! جن افراد کو اللہ تعالی حج کی سعادت عطا فرمارہا ہے؛ وہ بارگاہ الہی کے منتخب اور چنندہ ہیں کیونکہ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے خانۂ کعبہ کی تعمیر فرمائی اور لوگوں میں حج کا اعلان کیا؛ قدرت الہی سے آپ کی آواز زمین وآسمان کے درمیان گونج اٹھی؛ جسے زمین وآسمان میں موجود ساری خلقت نے سنا؛ دنیا کے گوشہ گوشہ سے مخلوق خدا کا وہاں حاضر ہونا اس کی بین دلیل ہے، جیسا کہ **مستدرك على الصحيحين** میں روایت ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : لَمَّا فَرَغ إِبْرَاهِيمُ مِنْ بِنَاءِ الْبَيْتِ قَالَ: رَبِّ قَدْ فَرَغْتُ .فَقَالَ : أَذِّنْ فِيْ النَّاسِ بِالْحَجِّ

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خانۂ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالی کے دربار میں معروضہ کیا: الہی! میں تعمیر سے فارغ ہوچکا ہوں، تو اللہ تعالی نے حکم فرمایا "لوگوں میں حج کا اعلان کرو!"

.قَالَ : رَبِّ وَمَا يَبْلُغُ صَوْتِیْ ؟ قَالَ : أَذِّنْ وَعَلَیَّ الْبَلَاغُ . قَالَ : رَبِّ كَيْفَ أَقُوْلُ ؟ قَالَ : قُلْ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ ! كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ ، حَجُّ الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ فَسَمِعَهُ مِنْ بَيْنِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ .أَلَا تَرَی أَنَّهُمْ يَجِيْئُوْنَ مِنْ أَقْصَی الْأَرْضِ يُلَبُّوْنَ ؟.

انہوں نے عرض کیا: الٰہی! میری آواز کیسے پہنچے گی؟ارشاد فرمایا: آواز دینا تمہارا کام ہے اور پہنچانا ہمارے ذمہ ہے۔ انہوں نے عرض کیا:پروردگار!میں کن کلمات سے اعلان کروں؟ارشادفرمایا: اس طرح کہو!"اے لوگو!تم پر حج فرض کیا گیا،معزز ومکرم گھر کعبۃ اللہ کا حج تم پر فرض کیا گیا"تو زمین وآسمان کے درمیان جتنی مخلوق تھی سب نے آپ کی آوز سنی۔یہی وجہ ہے کہ تم دیکھتے ہو کہ حجاج زمین کے کونے کونے سے لبیک لبیک کہتے ہوئے حج کے لئے آتے ہیں۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم ،کتاب التفسیر،تفسیر سورۃ الحج،حدیث نمبر3421)

﴿ندائے خلیل پر لبیک کہنے والے ہی حج کے سعادتمند﴾

برادران اسلام! حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی آواز پر جن افراد نے لبیک کہا تھا وہی افراد آج حج کی سعادت سے مشرف ہورہے ہیں،جیسا کہ تفسیر درمنثور میں ہے:

وَأَخْرَجَ ابْنُ أَبِیْ حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :

امام ابن ابوحاتم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت نقل کی ہے،آپ نے فرمایا:

لَـمَّـا أَمَـرَ الـلـهُ إِبْرَاهِيْمَ أَنْ	جب اللہ تعالی نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو
يُّـنَـادِىَ فِيْ النَّاسِ بِالْحَجِّ ،	حکم فرمایا کہ لوگوں میں حج کا اعلان کریں تو آپ
صَـعِـدَ أَبَـا قُبَيْـسٍ فَوَضَعَ	ابوقبیس نامی ایک پہاڑ پر چڑھے اور اپنی مبارک
أَصْبَـعَيْـهِ فِيْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ نَادَى	انگلیوں کو اپنے کانوں میں رکھا اور ندا دی: "بیشک
: إِنَّ الـلـهَ كَتَـبَ عَـلَيْكُمُ	اللہ تعالی نے تم پر حج فرض کیا ہے تو تم اپنے
الْـحَـجَّ فَـأَجِيْبُـوْا رَبَّـكُمْ .	پروردگار کی دعوت پر لبیک کہو!" تو آپ کی اس
فَـأَجَـابُـوْهُ بِـالتَّـلْبِيَةِ فِـيْ	ندا پر لوگوں نے مردوں کی پشتوں اور عورتوں
أَصْلَابِ الـرِّجَـالِ وَأَرْحَامِ	کے شکموں سے تلبیہ پڑھتے ہوئے اس دعوت کو
الـنِّسَـاءِ ، وَأَوَّلُ مَـنْ أَجَابَهُ	قبول کیا۔اور سب سے پہلے یمن والوں نے
أَهْلُ الْيَمَنْ .فَـلَيْسَ حَاجٌّ	آپ کی دعوت پر لبیک کہا۔اور اس دن سے
يَـحُـجُّ مِـنْ يَّـوْمِـئِذٍ إِلَى أَنْ	قیامت تک جو کوئی حاجی حج کرتا ہے تو یہ وہی
تَـقُوْمَ السَّاعَةُ، إِلَّا مَنْ كَانَ	خوش نصیب ہے جس نے اس وقت سیدنا ابراہیم
أَجَابَ إِبْرَاهِيْمَ يَوْمَئِذٍ.	علیہ السلام کی دعوت پر لبیک کہا تھا۔

(الدر المنثور فی التفسیر المنثور، سورۃ الحج، 27)

حضرات! جو بندگان خدا حج کا عظیم فریضہ ادا کررہے ہیں وہ اللہ تعالی کے دربار سے منتخب اور چنندہ ہیں، اللہ تعالی جب اس شرف سے مشرف فرما رہا ہے تو انہیں چاہئے کہ وہ حج کے مناسک بہتر طور پر سیکھ لیں، توبہ واستغفار کی کثرت کریں، دل میں خوف وخشیت کی کیفیت میں مزید اضافہ کریں، جو حقوق واجب ہیں انہیں ادا کریں، اگر

کسی کی دل آزاری کی ہوتو ان سے معافی چاہیں، حج میں بطور خاص صبر وتحمل، ایثار وقربانی، عفوودرگزر سے کام لیں، ارشادِ حق تعالی ہے:

فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ	جو شخص حج کے مہینوں میں احرام باندھ کر حج کی نیت کرلے تو نہ حج کے وقت بے حیائی کا کوئی کام کرے اور نہ کوئی گناہ کرے اور نہ ہی کسی سے جھگڑے۔

(سورۃ البقرۃ:197)

برادران اسلام! حج دین اسلام کا ایک مہتم بالشان رکن ہے، جو، ہر صاحب استطاعت پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً.	ترجمہ: اور اللہ تعالی کے لئے لوگوں پر کعبۃ اللہ کا حج فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھے۔

(سورۃ آل عمران۔97)

حج اللہ تعالی کی رضا وخوشنودی کے لئے کیا جائے، اس سیر یا کاری ودکھاوا مقصود نہ ہو، حج اس لئے نہ کیا جائے کہ لوگ ہمیں حاجی کہیں بلکہ اس نیت سے کیا جائے کہ اللہ تعالی اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ والہ وسلم راضی ہوجائیں؛ کیونکہ عبادات کے اندر نیت کو روح کا درجہ دیا گیا ہے، جو خوش نصیب افراد خُلوصِ نیت کے ساتھ حج ادا کرتے ہیں ان کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عظیم بشارت عطا فرمائی جیسا کہ صحیح بخاری میں حدیث شریف ہے:

حَدَّثَنَا سَیار اَبُو الْحَکَمِ	حضرت ابوالحکم سیار رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ	میں نے حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ
قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ	فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی
رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ	عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت نبی اکرم
سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی	صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ	نے اللہ کی رضا کے لئے حج کیا اور اس نے نہ بے حیائی
مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ	کا کوئی کام کیا اور نہ فسق و فجور کا مرتکب ہوا وہ اس طرح
وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ	گناہوں سے پاک ہو کر لوٹے گا گویا اس کو اس کی ماں
وَلَدَتْهُ اُمُّهُ.	نے ابھی جنم دیا ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور. حدیث نمبر 1521)

﴿حج کس پر فرض ہے؟﴾

جامع ترمذی شریف میں حدیث پاک ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ	سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى	انہوں نے فرمایا: ایک صاحب حضرت نبی اکرم
الله عليه وسلم فَقَالَ يَا	صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر
رَسُولَ اللَّهِ مَا يُوجِبُ	عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حج
الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ	کو کیا چیز واجب کرتی ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ
وَالرَّاحِلَةُ.	وسلم نے ارشاد فرمایا: توشۂ سفر اور سواری۔

(جامع ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی إیجاب الحج بالزاد والراحلۃ، حدیث نمبر818)

فقہاء کرام نے اس کی یوں وضاحت کی ہے کہ جس شخص کے پاس بنیادی ضرورت سے زائد اس قدر مال ہو کہ وہ بیت اللہ شریف تک آنے جانے اور قیام کرنے کے اخراجات برداشت کرسکتا ہو اور سفر حج سے واپس آنے تک اہل وعیال کے نفقہ کا انتظام کرسکتا ہو تو وہ صاحب استطاعت ہے اور اس پر حج فرض ہے۔

زکوٰۃ واجب ہونے کے لئے دیگر شرائط کے ساتھ نصاب کا مالک ہونا، مال کا بڑھنے والا ہونا اور نصاب پر سال گزرنا، شرط ہے، حج واجب ہونے کے لئے مال کے بڑھنے یا اس پر سال گزرنے کی شرط نہیں اور نہ نصاب کی تکمیل لازمی ہے، محض بنیادی ضرورت اور اہل وعیال کے نفقہ سے زائد اتنی رقم ہو کہ بیت اللہ شریف جانے آنے کے اخراجات برداشت کرسکتا ہو تو حج فرض ہوجاتا ہے۔

رہائشی گھر کے علاوہ جائیداد ہو اور اس کو فروخت کرنے سے اتنی رقم حاصل ہوتی ہے کہ وہ واپسی تک اہل وعیال کے نفقہ کا بندوبست کرکے حج کے مکمل اخراجات برداشت کرسکتا ہو تو ایسے شخص پر حج فرض ہے۔

فتاوی عالمگیری، کتاب المناسک میں ہے: **وتفسير ملك الزاد والراحلة أن يكون له مال فاضل عن حاجته ، وهو ما سوى مسكنه ولبسه وخدمه ، وأثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكة ذاهبا وجائيا راكبا لا ماشيا وسوى ما يقضي به ديونه ويمسك لنفقة عياله ، ومرمة مسكنه ونحوه إلى وقت انصرافه......وفي**

التجريد إن كان له دار لا يسكنها وعبد لا يستخدمه فعليه أن يبيعه ويحج به .

﴿حج فرض ہونے کے باوجودتاخیر کرنا‘موجب غضب﴾

بعض افراد حج فرض ہونے کے باوجود کسی شرعی عذر کے بغیر پس وپیش کرتے ہیں،اوراگر قضاء آجائے تو ایک فرض کے تارک اور عظیم فضیلت سے ہمیشہ کے لئے محروم رہ جاتے ہیں، جامع ترمذی میں روایت ہے:

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم : مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلاَ عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً).

سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص زادراہ اور ایسی سواری کا مالک ہو جو اسے بیت اللہ شریف تک پہنچائے اور پھر وہ حج نہ کرے تو اس پر اس بات کا فرق نہیں کہ وہ یہودی مرے یا نصرانی مرے۔اسی سے متعلق اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایاہے: اور اللہ تعالی کے لئے لوگوں پر کعبۃ اللہ کا حج فرض ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھے۔(سورۂ آل عمران:97)

(جامع الترمذی،ابواب الحج،باب ماجاء فی التغلیظ فی ترک الحج۔817)

حضرات!جولوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج ادانہیں کرتے انہیں نصیحت کرتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

حج میں کمال درجے کی خوشنودی الہی ہے چونکہ بطیبِ خاطر مال خرچ کرنا اور

مصائب پر صبر کرنا مشکل کام تھا اس لئے حق تعالیٰ نے عمر بھر میں ایک ہی حج مقرر فرمایا جس سے اہل ایمان کا امتحان مقصود ہے۔ بڑی افسوس کی بات ہوگی کہ ہم عمر بھر دعوائے عبودیت کرتے رہیں اور تمام عمر میں ایک امتحانِ عبودیت جو مقرر کیا گیا ہے اس سے بھی گریز کر جائیں !!

اس سے تو یہ ثابت ہوگا کہ وہ دعویٰ زبانی ہی زبانی تھا اسی وجہ سے متعدد حدیثوں میں وارد ہے کہ جو حج نہیں کرے گا وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی اللہ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں۔

(مقاصد الاسلام، حصۂ چہارم، ص56)

﴿حج، ظاہری وباطنی فوائد کا جامع﴾

برادران اسلام! حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے حج کے اس عظیم فریضہ کی بابت خصوصی فضائل، برکات ومنافع بیان فرمائے، بعض افراد حج فرض ہونے کے باوجود یہ سمجھتے ہیں کہ حج پر زیادہ مصارف آتے ہیں، مال کثیر خرچ کریں تو شاید ہم فقر وفاقہ سے دوچار ہو جائیں گے، ایسے افراد کو بھی حج کی ترغیب دلاتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی حج کی برکت سے فقر وتنگدستی کو دور فرما دیتا ہے اور گناہوں کو بھی معاف فرما دیتا ہے، فقر وتنگدستی کا دفع ہونا ظاہری فائدہ ہے اور گناہوں کا معاف کیا جانا باطنی فائدہ ہے، اس طرح حج ظاہری وباطنی ہر دو فوائد کا جامع ہے، جیسا کہ جامع ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ میں حدیث شریف ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم	سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تَابِعُوا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ .	تم پے درپے حج وعمرہ کیا کرو کیونکہ حج وعمرہ فقر اور گناہوں کو ایسے ہی دفع کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہا اور سونا چاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔اور مقبول حج کا ثواب تو جنت ہی ہے۔

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:815۔ سنن النسائی، فضل المتابعۃ بین الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:2630 ۔سنن ابن ماجہ، باب فضل الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:2887)

﴿حج کے اقسام﴾

حضرات! حج کی تین قسمیں ہیں: (1) حج قِران۔ (2) حج تمتع (3) حج افراد۔

(1) حج قِران اس حج کو کہتے ہیں جس میں میقات سے حج کے مہینوں میں عمرہ اور حج کی نیت کو ایک ہی احرام میں جمع کیا جائے۔

حج قران میں عمرہ کرنے کے بعد بال نہیں نکالے جاتے بلکہ اسی طرح احرام کی حالت میں رہتے ہیں اور جب حج کے دن شروع ہوتے ہیں تو اسی احرام سے حج کرتے ہیں۔

(2) حج تمتع اس حج کو کہتے ہیں جس میں میقات سے حج کے مہینوں میں عمرہ کی نیت سے احرام باندھا جائے اور مناسک عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھل جاتا ہے پھر جب حج کے دن شروع ہوتے ہیں اس وقت دوبارہ حج کا احرام باندھکر حج کیا جاتا ہے۔

اکثر افراد حج تمتع ہی کیا کرتے ہیں۔

(3) حج اِفراد اس حج کو کہتے ہیں جس میں صرف حج کی نیت سے احرام

باندھا جائے اوراس حج میں مناسک ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے۔

﴿اشہرحج (حج کے مہینے)﴾

حضرات! حج کا فریضہ' زمان ومکان کے ساتھ خاص ہے،یعنی اس فریضہ کو مخصوص مقام اور خاص وقت پر ادا کیا جاتا ہے،شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن حج کے مہینے کہلاتے ہیں۔

صحیح بخاری شریف میں روایت ہے:

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا	حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ	حج کے مہینے: شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے
وَعَشْرٌ مِنْ ذِی الْحجَّةِ.	ابتدائی دس دن ہیں۔

(صحیح بخاری شریف، کتاب الحج، بَاب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَی الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ)

حج کے ایام: حج کے چھ(6) دن ہیں:

8/9/10/11/12 اور 13/ ذی الحجہ۔

﴿حج کے فرائض﴾

فرائض حج تین(3) ہیں: (1) احرام۔(2) وقوف عرفات۔(3) طواف زیارت۔

(1) احرام: اس سے مراد دل سے حج کی نیت کرنا اور تلبیہ (لبیک) کہنا ہے۔

(2) وقوف عرفات: 9! ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد سے 10! ذی الحجہ کی صبح

صادق کے درمیان میدان عرفات میں کچھ دیر کے لئے کیوں نہ ہوٹھہرنا یہ وقوف، حج کا عظیم ترین رکن ہے۔ زوال کے فوری بعد وقوف کا آغاز کرنا' مسنون ہے۔

(3) طواف زیارت: 10 ! ذی الحجہ کی صبح سے 12 ! ذی الحجہ کے دن، سورج غروب ہونے سے پہلے تک کسی بھی وقت بیت اللہ شریف کا طواف کرنا۔

حضرات! ان تینوں ارکان کو ترتیب وار ادا کرنا اور ہر رکن کو اس کے مخصوص مکان اور مقررہ وقت میں ادا کرنا بھی ضروری ہے ان تینوں فرائض میں سے اگر کوئی چیز چھوٹ جائے تو حج نہیں ہوگا اور اس کی تلافی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوسکتی۔

﴿واجبات حج﴾

واجبات حج چھ (6) ہیں: (1) وقوف مزدلفہ: دس (10) ذی الحجہ کو صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں وقوف کرنا' اس کا انتہائی وقت طلوع آفتاب سے پہلے تک ہے۔ (2) صفا مروہ کے درمیان سعی کرنا۔ (3) رمی جمار: جمرات کو کنکریاں مارنا۔ (4) حج قِران اور حج تمتع کرنے والوں کے لئے قربانی کرنا۔ (5) حلق: سر کے بال منڈانا یا قصر: بال کتروانا۔ (6) آفاقی (میقات سے باہر رہنے والے) کے حق میں مکہ مکرمہ سے واپسی کے موقع پر طواف وداع کرنا۔ نوٹ: ان واجبات میں سے اگر کوئی واجب چھوٹ جائے خواہ قصداً یا سہواً ترک کیا ہو تو ایک دم یعنی ایک بکرا قربانی کرنا واجب ہے۔

﴿ادائی حج کے لئے عرفہ مزدلفہ ومنیٰ مقرر کرنے کی حکمتیں﴾

حضرات! حج کی ادائی کے لئے منی مزدلفہ اور عرفات وغیرہ مقامات مقرر کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ الاسلام بانی جامعہ نظامیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کسی نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ حج کے روز لوگ اس پہاڑ کے پاس (یعنی عرفات میں) کھڑے ہوتے ہیں جو حدِّ حرم سے باہر ہے اور حرم میں نہیں کھڑے ہوتے؟ فرمایا اس لئے کہ کعبہ بیت اللہ ہے اور حرم باب اللہ جب بندے اپنے خدا کی بارگاہ میں وفد بن کر آتے ہیں تو وہ پہلے دروازے کے باہر کھڑے کئے جاتے ہیں تاکہ نہایت عاجزی اور تضرع کریں پھر اس نے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ مشعر حرام کے پاس بھی وقوف ہوتا ہے؟ فرمایا جب اندر آنے کی انہیں اجازت ہوئی تو وہ اندر تو آ گئے مگر پھر دوسرے پردے کے پاس یعنی مزدلفہ میں روکے جاتے ہیں تاکہ پھر وہاں تضرع اور عاجزی کریں اور اس کے بعد قربانی گزرانے کی اجازت ہوتی ہے جو باعث تقرب ہے اور وہاں تمام گناہوں اور میل کچیل سے پاک وصاف ہو کر اصلاح وغیرہ بنوا کر باطہارت وزینت زیارت کرنے کی اجازت ہوتی ہے (اسی وجہ سے اس طواف کا نام طواف الزیارۃ ہے) پھر اس نے پوچھا ایام تشریق میں روزے کیوں منع کئے گئے؟ فرمایا: اس لئے کہ اُن دنوں لوگ خدائے تعالیٰ کی مہمانی میں ہوتے ہیں اور مہمان بغیر اجازتِ میزبان کے روزہ نہیں رکھ سکتا پھر اس نے پوچھا کہ کعبہ شریف کا پردہ پکڑنے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا وہ ایسا ہے جیسے کوئی شخص کسی کا قصور کرتا ہے اور جب اس سے ملاقات ہوتی ہے تو اس جرم کی معافی کے لئے اس کا دامن پکڑ کر معافی چاہتا ہے۔ (مقاصد الاسلام، حصۂ چہارم، ص 59/60)

﴿عازمین حج کو حضرت ابوالبرکات رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت﴾

حضرت ابوالبرکات سید خلیل اللہ شاہ نقشبندی مجددی قادری رحمۃ اللہ علیہ

عازمین حج کو نصیحت کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:

یہاں میں ان امور کا تذکرہ کر دینا ضروری سمجھتا ہوں جن کو حضرت والدی علیہ الرحمہ بالعموم ہر عازم حج اور زائر سے فرمایا کرتے تھے تا کہ یہ حضرات ان باتوں کا لحاظ رکھ کر اپنے سفر کو کامیاب بنائیں۔

پہلی بات بڑے اہتمام سے یوں فرماتے: دیکھو میاں! یہ حج کا سفر بڑا صبر آزما اور مشقت طلب ہوتا ہے، اس میں ایسے مواقع بھی آتے ہیں کہ جب لوگ ایک دوسرے پر سبقت کرتے اور اپنی آسائش کو مقدم کرنے کے لئے آپس میں جھگڑنے اور اختلاف کرنے لگتے ہیں، خبردار! ایسے مواقع پر صبر وتحمل کو ہاتھ سے جانے نہ دینا، بات کتنی ہی تلخ اور ناگوار کیوں نہ ہو، درگزر سے کام لینا اور اللہ تعالی کے اس ارشاد کو کبھی نہ بھولنا:

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ. (سورۃ البقرۃ:197)

خبردار! حج کے درمیان لڑائی جھگڑا، گالی گلوج نہ ہونے پائے، اس صبر کا بڑا اجر ہے۔

دوسری بات یہ ارشاد فرماتے کہ دیکھو میاں! بعض عبادتیں مقامات کے ساتھ خاص ہوتی ہیں، جو دوسری جگہ نہیں ہوسکتیں، اس لئے کوشش کرو کہ جب تک تمہارا مکہ معظّمہ میں قیام رہے بیت اللہ شریف کا زیادہ سے زیادہ طواف ہوتا رہے کہ یہ نعمت دنیا میں کسی اور جگہ نصیب نہیں ہوسکتی، اسی طرح عمرہ بھی خصوصی عبادت ہے، جو مکہ معظّمہ ہی میں میسر آتی ہے، اس لئے جتنے ہوسکیں اپنے اور اپنے والدین اور عزیز واقارب کی طرف سے نفل عمرے ادا کرو، اور اس کو بھی خوب یاد رکھو کہ یہاں کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے، لیکن ساتھ ہی اس کو بھی نہ بھولو کہ یہاں گناہوں پر بھی ویسی ہی سخت پکڑ ہے۔

❖❖

تیسری بات زمزم شریف کے متعلق یہ ارشاد فرماتے تھے کہ یہ ایک ایسی نعمت ہے جو ھم خرما وھم ثواب (وہ جس میں لذت بھی ہو اور کارِ خیر بھی) کے مصداق ہے، اس کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو جس نیت سے پیو وہ پوری ہوتی ہے، یہ امراض کے لئے شفا بھی ہے اور دعاء کی قبولیت کا ذریعہ بھی ہے اور بھوکے کے لئے غذا بھی، اس لئے جب تک یہاں قیام رہے زمزم شریف خوب پیو اور اس کے وسیلہ سے دعاء کیا کرو!۔

یہاں کے اوراد کے تعلق سے حضرت قبلہ علیہ الرحمہ یہ ارشاد فرماتے کہ "حزب اعظم" دعاؤں کا ایسا مجموعہ ہے جس میں ساری مسنون دعائیں جمع ہیں، اس لئے کم از کم اس کا ایک ختم یہاں ہوجائے تو بہت اچھا ہے۔ (کتاب الحج والزیارۃ، پیش لفظ، ص 4-3)

زیارت روضہ اطہر کے آداب کے بارے میں حضرت علیہ الرحمۃ کی قیمتی نصیحتیں زیارت روضۂ اطہر کے ضمن میں ص 66 پر بیان کی گئی ہیں۔

﴿طواف خانۂ کعبہ 'امت کے لئے خصوصی شرف﴾

حضرات! یوں تو ہر دور میں طواف کرنے والے خانۂ کعبہ کا طواف کرتے رہے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت کو اللہ تعالی نے طواف کا خصوصی شرف عطا فرمایا' جیسا کہ امام طبرانی کی معجم اوسط میں روایت ہے:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :	حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَالَّـذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ، إِنَّ	اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری
لِلْکَعْبَۃِ لِسَانًا وَّشَفَتَیْنِ ،	جان ہے! بیشک کعبہ کوزبان اوردوہونٹ ہیں،اوراس
وَلَقَدْ اِشْتَکَتْ إِلَی اللّٰہِ ،	نے اللہ تعالی کے دربار میں شکایت کی،اس نے عرض
فَقَالَتْ : یَا رَبِّ ، قَلَّ	کیا:اے پروردگار!میرے پاس آنے والے اور
عُوَّادِیْ ، وَقَلَّ زُوَّارِیْ ،	زیارت کرنے والے کم ہوگئے،تو اللہ تعالی نے اس
فَأَوْحَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ	کی جانب وحی فرمائی،بیشک میں ایسے انسانوں کووجود
إِلَیْهَا : إِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا	بخشنے والا ہوں جن کے دل خوف وخشیت سے معمور
خُشَّعًا سُجَّدًا ، یَحِنُّوْنَ	اوران کی جبینیں بارگاہ الہی میں سجدہ ریز رہیں گی،وہ
إِلَیْکَ کَمَا تَحِنُّ	تیری طرف ایسے مشتاق رہیں گے جیسے کبوتر اپنے
الْحَمَامَۃُ إِلَی بَیْضَتِهَا.	انڈے کی طرف مشتاق رہتا ہے۔

(المعجم الأوسط للطبرانی،باب المیم من اسمہ: محمد،حدیث نمبر6245)

﴿حجاج کی شفاعت' خانۂ کعبہ کا دربار رسالت میں معروضہ!﴾

برادران اسلام! اللہ تعالی نے حضوراکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو شفیع المذنبین (ساری کائنات کے حق میں شفاعت کرنے والا) بنا کر بھیجا،آپ کی شفاعت سے تمام اہل ایمان مشرف ہوں گے اور حجاج وزائرین کے حق میں آپ نے خصوصی دعائیں فرمائیں،شفاعت خاصہ کا وعدہ بھی فرمایا اور آپ کی نسبت ہی سے خانہ کعبہ حجاج کرام کے حق میں اللہ تعالی کے دربار میں سفارش کرے گا،صرف حجاج ہی نہیں بلکہ وہ لوگ جو اپنے دلوں میں حج کی تمناوآرزو رکھا کرتے تھے'لیکن غربت یاکسی شرعی عذر کی بنا حج نہ

کر سکے ہوں تو کعبۃ اللہ شریف ان کے حق میں بھی سفارش کرے گا،جیسا کہ نزہۃ المجالس میں ہے:

وقال فی کتاب شرف المصطفی صلی الله علیه وسلم ان الکعبة تستأذن ربها فی زیارة قبر المصطفی صلی الله علیه وسلم فیأذن لها فتقول یا نبی الله لا تهتم بثلاثة فإنی أشفع لهم من طاف بی ومن خرج ولم یبلغنی ومن اشتهی الوصول إلی ولم یجد سبیلا..

شرف المصطفی نامی ایک کتاب میں مذکور ہے:بیشک کعبۃ اللہ اپنے پروردگار کے دربار میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضۂ اطہر کی زیارت کے لئے اجازت طلب کرے گا تو اللہ تعالی اسے اجازت عطا فرمائے گا،وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دربار میں عرض کرے گا:اے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم!تین افراد کے بارے میں آپ فکر نہ کریں!میں ان کے حق میں سفارش کروں گا:

(1)وہ شخص جس نے میرا طواف کیا،(2)وہ شخص جو(حج یا عمرہ کے ارادہ سے) نکلا لیکن مجھ تک نہ پہنچ سکا اور (3)وہ شخص جو مجھ تک پہنچنے کی آرزو کیا لیکن استطاعت نہ رکھا۔(نزہۃ المجالس ومنتخب النفائس،باب فضل الحج)

اسی لئے ہر بندۂ مومن خواہ امیر ہو کہ غریب اس کی دلی تمنا یہ ہوتی ہے کہ اس حیات مستعار میں کم از کم ایک مرتبہ حج بیت اللہ وزیارت روضۂ مقدسہ کے شرف سے مشرف ہو،اسی لئے اقطاع عالم سے فرزندان توحید مکہ مکرمہ ومدینۂ طیبہ حاضر ہوتے ہیں۔

﴿حجاج ومعتمرین'اللہ کے مہمان﴾

حجاج ومعتمرین کو یہ اعزاز بخشا جاتا ہے کہ وہ جو دعا کرتے ہیں اللہ تعالی اسے

قبول فرماتا ہے، انہیں اللہ تعالی کے مہمان ہونے کا شرف ملتا ہے، سنن ابن ماجہ شریف میں حدیث مبارک ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ : الْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللَّهِ إِنْ دَعَوْهُ أَجَابَهُمْ وَإِنِ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُمْ .	حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالی کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالی سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہے اور اگر وہ مغفرت طلب کرتے ہیں تو اللہ تعالی ان کو بخش دیتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ، باب فضل دعاء الحج، حدیث نمبر: 3004)

﴿سفر حج میں ہر قدم پر نیکی﴾

حضرات! جب حجاج کرام کے پیش نظر یہ بات رہے گی کہ ہم اللہ تعالی کے مہمان ہیں اور اس کے دربار میں حاضر ہیں تو ان کی زبان پر کبھی حرف شکایت نہیں آئے گا اور ظاہری طور پر کوئی مصیبت اور پریشانی بھی پیش آجائے تو صبر کریں گے اور دل میں یہ یقین رہے گا کہ جس پاک پروردگار کے دربار میں ہم آئے ہیں وہی ہماری حفاظت فرمائے گا اور ہر مصیبت کو راحت میں تبدیل فرمادے گا، اور کرم کا یہ معاملہ ہوتا ہے کہ حجاج کرام کو ہر قدم پر نیکیاں عطا کی جاتی ہیں جیسا کہ شعب الایمان میں حدیث شریف ہے:

فإني سمعت أبا القاسم صلى الله عليه وسلم	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابوالقاسم سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول : من جاء يؤم البيت	جو شخص بیت اللہ شریف کے ارادہ سے آئے
الحرام ، وركب بعيره فما	اور اپنے اونٹ پر سوار ہوتو اونٹ جو قدم اٹھاتا
يرفع البعير خفا ولا يضع	اور رکھتا ہے اللہ تعالی اس کے ہر قدم کے بدلہ
خفا إلا كتب الله له بها	نیکی لکھتا ہے اور ہر قدم کے بدلہ خطا معاف
حسنة ، وحط عنه بها	فرماتا ہے اور ہر قدم کے بدلہ درجہ بلند فرماتا
خطيئة ورفع له بها درجة	ہے، یہاں تک کہ جب وہ بیت اللہ شریف کو
حتى إذا انتهى إلى البيت	پہنچتا ہے اور طواف کے شرف سے مشرف ہوتا
فطاف به وطاف بين الصفا	ہے اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کرتا ہے پھر
والمروة ثم حلق أو قصر	حلق یا قصر کرتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس
إلا خرج من ذنوبه كيوم	دن کی طرح پاک ہوکر نکلتا ہے جس دن کہ
ولدته أمه .	اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

(شعب الإیمان للبیھقی ،الخامس والعشر ون من شعب الإیمان وہو باب المناسک ، فضل الحج والعمرۃ،حدیث نمبر 3959)

مقبول حج کا بدلہ جنت!

جب بندہ حج ادا کرکے واپس ہوتا ہے تو اس حال میں واپس ہوتا ہے کہ اس کے جسم پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا،مقبول حج کے بدلہ اسے جنت عطا کی جاتی ہے،جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے:

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی الله عنه	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کابدلہ صرف جنت ہے۔

(صحیح البخاری، باب وجوب العمرۃ وفضلہا، حدیث نمبر:1773۔صحیح مسلم، باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ، حدیث نمبر:3355)

حضرات! جب امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجاج کرام کے حق میں دعا فرمائی ہے تو اس دعاء مستجاب کا یہ اثر ہوتا ہے کہ اس سے صرف حجاج کرام ہی فیضیاب نہیں ہوتے بلکہ اب وہ جس کے حق میں سفارش کرتے ہیں اللہ تعالی اسے قبول فرماتا ہے، جیسا کہ مسند بزار، جامع الاحادیث، جامع کبیر، مجمع الزوائد اور کنز العمال میں حدیث پاک ہے:

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، رَفَعَهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ، قَالَ : الْحَاجُّ يَشْفَعُ فِي أَرْبَعِ مِائَةِ أَهْلِ بَيْتٍ ، أَوْ قَالَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کرنے والا اپنے چار سو(400)خاندان، (راوی کہتے ہیں :یاحضور نے فرمایا) خاندان کے چار سو(400) افراد کی شفاعت کرے گا۔

(مسند البزار، مسند حذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہما، حدیث نمبر: 3196 ۔الجامع الکبیر للسیوطی، حرف الحاء حدیث نمبر:12137۔ جامع الاحادیث، حرف الحاء، المحلی من الحاء، حدیث نمبر:11680 ۔مجمع الزوائد، کتاب الحج ، باب دعاء الحجاج

والعمار حدیث نمبر:5289 ۔کنز العمال، کتاب الحج والعمرۃ، الباب الأول فی فضائل الحج ووجوبہ وآدابہ، الإکمال من الفصل الأول فی فضائل الحج، حدیث نمبر:11841)

﴿یوم عرفہ کی فضیلت﴾

شرح السنہ، مشکوۃ المصابیح اورزجاجۃ المصابیح میں حدیث پاک ہے:

وعن جابر رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :إذا كان يوم عرفة إن الله ينزل إلى السماء الدنيا فيباهي بهم الملائكة فيقول :انظروا إلى عبادی أتونی شعثا غبرا ضاجين من كل فج عميق أشهدكم أنی قد غفرت لهم فيقول الملائكة :يا رب فلان كان يرهق وفلان وفلانة قال :يقول الله عز وجل :قد غفرت لهم ." قال رسول الله صلى الله عليه وسلم " :فما من يوم أكثر عتيقا من النار من يوم عرفة ."رواه فی شرح السنة -

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالی آسمان دنیا پر نزول اجلال فرماتا ہے اور فرشتوں کے سامنے میدانِ عرفات میں جمع ہونے والوں پر فخر فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے: اے فرشتو! تم میرے بندوں کو دیکھو کہ وہ میری بارگاہ میں پراگندہ بال گردآلود چہروں میں دور دراز تنگ اور کشادہ راستوں سے چل کر یہاں

حاضر ہیں اور تسبیح وتہلیل ذکر وتلبیہ کرتے ہوئے مجھے پکار رہے ہیں، ائے فرشتو! تم گواہ رہو میں نے ان سب کو بخش دیا، یہ سن کر فرشتے عرض کرتے ہیں :پروردگار! ان میں فلاں مرد اور فلاں عورت بھی ہے جو گنہگار اور متہم ہے،حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سن کر اللہ تعالی ارشادفرماتا ہے :سنو! میں نے (نیکوں کے ساتھ)ان کو بھی بخش دیا یہ فرما کرحضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی اور دن دوزخ سے اتنے بندوں کو رہائی نہیں ملتی جتنے بندوں کو عرفہ کے دن دوزخ سے رہائی ملتی ہے، (شرح السنہ، مشکوۃ المصابیح،حدیث نمبر،-2601 زجاجۃ المصابیح، حدیث نمبر،105)

حضرات! یہاں کتاب وسنت کی روشنی میں حج کی فرضیت واہمیت اور اس کے فضائل وبرکات بیان کئے گئے ہیں ؛ تا کہ ہمارے دلوں میں حج کی ادائی کا جذبہ مزید پروان چڑھے۔

اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وسیلہ سے ہمیں حج مقبول کی سعادت اور روضۂ اطہر کی زیارت کے شرف سے مشرف فرمائے۔

آمِیْن بِجَاہِ سَیِّدِنَا طٰہٰ وَیٰسٓ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ وَسَلَّمَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

○○○ تمت ○○○

نعت بحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم

چوما جو نقشِ قدم 'عرش معلیٰ دیکھا
دیکھا جو روئے نبی حق کا ہی جلوہ دیکھا

حسن ایمان وعقیدت سے جو طیبہ دیکھا
دین ودنیا کی سعادت کا خزینہ دیکھا

لوح وکرسی وقلم، جنت وسدرہ دیکھا
دیکھا سب کچھ بیقیں جس نے مدینہ دیکھا

ڈوبا سورج بھی پلٹ آیا جو منشا دیکھا
چاند شق ہوگیا جب ان کا اشارہ دیکھا

ان کی مرضی کا خدا رکھتا ہے کس درجہ لحاظ
قبلہ تبدیل کیا چہرہ جو اٹھتا دیکھا

چاند شرمائے جو دیکھے رخ زیبا کی ضیاء
یہی کہتے ہوئے اصحاب نے چہرہ دیکھا

علم میں فضل میں ہر وصف میں سب سے اعلی
شاہ کونین کو ہر شان میں یکتا دیکھا

زائرو آؤ کہ جنت بھی یہیں ملتی ہے
روضۂ شاہ سے ہی خلد کا رستہ دیکھا

اُن کے منگتے جو ہیں شاہوں کو دیا کرتے ہیں
اُن کے ٹکڑوں پہ ہی ہر ایک کو پلتا دیکھا

❖❖

عاصیوں متقیوں سب کے لئے محشر میں
صرف آقا کی شفاعت کا سہارا دیکھا

اس لئے پلکیں بچھاتے ہیں یہاں پر شیدا
دست بستہ جو فرشتوں کا یاں پہرا دیکھا

ارض طیبہ میں ضیاؔء پورے ادب سے آنا
حسنِ تعظیم ہی میں قلب کا تقوی دیکھا

از: سید ضیاء الدین نقشبندی عفی عنہ
شیخ الفقہ جامعہ نظامیہ